Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 49

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

یکم صفر 1435 ہجری قمری 5 فتح 1392 ہش 5 دسمبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔۔۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔ بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے اور اگر ہر ایک سخت اور آزاردہ تقریر کو محض بوجہ اس کے کہ مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پُر ہے کیونکہ جو کچھ بتوں کی ذلت اور بُت پرستوں کی حقارت اور ان کے بارہ میں لعنت ملامت کے سخت الفاظ قرآن شریف میں استعمال کیے گئے ہیں یہ ہرگز ایسے نہیں ہیں جن کے سننے سے بت پرستوں کے دل خوش ہوئے ہوں بلکہ بلاشبہ ان الفاظ نے ان کے غصہ کی حالت کی بہت تحریک کی ہوگی۔ کیا خدائے تعالیٰ کا کفار مکہ کو مخاطب کر کے یہ فرمانا کہ اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ معترض کے من گھڑت قاعدہ کے موافق گالی میں داخل نہیں ہے کیا خدائے تعالیٰ کا قرآن شریف میں کفار کو شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ قرار دینا اور تمام رذیل اور پلید مخلوقات سے انہیں بدتر ظاہر کرنا یہ معترض کے خیال کے رو سے دشنام دہی میں داخل نہیں ہوگا؟ کیا خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں وَاغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ نہیں فرمایا کیا مومنوں کی علامات میں اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ نہیں رکھا گیا کیا؟ حضرت مسیح کا یہودیوں کے معزز فقیہوں اور فریسیوں کو سؤر اور کتے کے نام سے پکارنا اور گلیل کے عالی مرتبہ فرمانروا ہیرودیس کا لونبڑی نام رکھنا اور معزز سردار کاہنوں اور فقیہوں کو کنجری کے ساتھ مثال دینا اور یہودیوں کے بزرگ مقتداؤں کو جو قیصری گورنمنٹ میں اعلیٰ درجہ کے عزت دار اور قیصری درباروں میں کُرسی نشین تھے ان کریہہ اور نہایت دل آزار اور خلاف تہذیب لفظوں سے یاد کرنا کہ تم حرام زادے ہو حرام کار ہو شریر ہو بدذات ہو بے ایمان ہو احمق ہو ریاکار ہو شیطان ہو جہنمی ہو تم سانپ ہو سانپوں کے بچے ہو۔ کیا یہ سب الفاظ معترض کی رائے کے موافق فاش اور گندی گالیاں نہیں ہیں اِس سے ظاہر ہے کہ معترض کا اعتراض نہ صرف مجھ پر اور میری کتابوں پر بلکہ درحقیقت معترض نے خدائے تعالیٰ کی ساری کتابوں پر اور سارے رسولوں پر نہایت درجہ کے جلے سڑے دل کے ساتھ حملہ کیا ہے۔۔۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا یہ مقدس لوگ پرلے درجہ کے غیر مہذب تھے کیا زمانہ حال کی موجودہ تہذیب کی ان کو بُو بھی نہیں پہنچی تھی؟

دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقعہ کا گو وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو دوسری شے ہے ہر ایک محقق اور حق گو کا یہ فرض ہوتا ہے کہ سچی بات کو پورے پورے طور پر مخالف گُم گشتہ کے کانوں تک پہنچا دیوے پھر اگر وہ سچ کو سن کر افروختہ ہو تو ہوا کرے ہمارے علما جو اس جگہ لَا تَسُبُّوۡا آیت پیش کرتے ہیں میں حیران ہوں کہ اس آیت کو ہمارے مقصد اور مدعا سے کیا تعلق ہے۔ اس آیت کریمہ میں تو صرف دُشنام دہی سے منع فرمایا گیا ہے نہ یہ کہ اظہار حق سے روکا گیا ہو اور اگر نادان مخالف حق کی مرارت اور تلخی کو دیکھ کر دشنام دہی کی صورت میں اس کو سمجھ لیوے اور پھر مشتعل ہو کر گالیاں دینی شروع کر دے تو کیا اس سے امر معروف کا دروازہ بند کر دینا چاہیئے؟ کیا اس قسم کی گالیاں پہلے کفار نے کبھی نہیں دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کی تائید کے لیے صرف الفاظ سخت ہی استعمال نہیں فرمائے بلکہ بُت پرستوں کے ان بتوں کو جو اُن کی نظر میں خدائی کا منصب رکھتے تھے اپنے ہاتھ سے توڑا بھی ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۳ مطبوعہ، ربوہ)

122واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افتراء بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے۔ ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کئے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (ادارہ)

اخبار منصف نے ۸ نومبر ۲۰۱۳ء میں مولوی صفی الرحمن مبارکپوری کے مضمون ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' کی نویں قسط شائع کی ہے جس میں بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام کی کتب سے بعض اقتباسات پیش کئے ہیں اور عوام الناس اور قارئین منصف کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ بانی جماعت احمدیہ علمائے اسلام اور عامۃ المسلمین کو بُرا بھلا کہتے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ آپ کا سلوک اچھا نہ تھا اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے علماء کو گالیاں دی ہیں۔

جواب: اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا تب یہودیوں کے فقیہوں اور فریسیوں کی طرح اس وقت کے مولوی حضور علیہ السلام کی مخالفت میں کھڑے ہوگئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک کُفر کا فتویٰ تیار کیا اور پورے ہندوستان میں پھر کر دوصد نام نہاد علماء کے اس پر دستخط کروائے۔ اس فتویٰ میں اور اس کے علاوہ بھی جو زبان اختیار کی گئی اس میں مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ من ذٰلک دجال، کافر، ضال، کذاب، مفتری، مکار، ٹھگ، فاسق، فاجر، خائن وغیرہ کہا گیا۔

اور پھر علاوہ اس کے بدزبان و بے باک مولویوں کی زبانیں اور قلمیں قینچی کی طرح چلی ہیں اور نہایت بے رحمی اور گستاخی سے آپ کو طرح طرح کی گالیاں نکالی گئی ہیں، ہم اس موقع پر اپنے معزز قارئین کی خدمت میں بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ہر انصاف پسند سوچے کہ ایسے الفاظ تو کوئی دُشمن کے لئے بھی استعمال نہیں کرتا لیکن یہ مخالفین امام الزمان اس حد تک گر گئے کہ وہ الفاظ لکھنے سے قلم رُکتی اور جسم تھرتھراتا ہے لیکن مجبورًا ہم انصاف پسند حضرات کو دکھانا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام پر گالیوں کا الزام لگانے والوں نے پہلے آپ کو کیسی گالیاں دی ہیں۔ مولوی صفی الرحمن مبارکپوری کے پیرومرشد سید نذیر حسین محدّث دہلوی کے شاگرد اوّل۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں۔

''اسلام کا چھپا دشمن مسیلمہ ثانی دجال زمانی، نجومی، رملی جوتشی، اٹکل باز، بھنگر، پھکڑ۔۔، مکار، جھوٹا، فریبی، ملعون، شوخ، گستاخ مثیل الدجال، اعور الدجال، غدار، پرفتنہ، کاذب، کذاب، ذلیل وخوار، مردود، بے ایمان، روسیاہ، مثیل مسیلمہ، مفتری علی اللہ جس کا الہام احتلام ہے۔''

(اشاعۃ السنہ نمبر یکم لغایت ششم جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء بحوالہ آئینہ احمدیت مصنفہ دوست محمد صفحہ ۲۱۹)

یہ ہیں وہ گالیاں اور سراسر جھوٹے الزامات جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی صفی الرحمن مبارکپوری کے روحانی استاد مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے ہمنواؤں نے لگائے دیکھ اور پڑھ کر بازاری مسخرے تک شرما جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تمام مخالفوں کی نسبت میرا یہی دستور رہا ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جُرأت کے ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے پر فتویٰ کُفر لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے مجھے گالیاں دلوائیں اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا اور میرا نام کذاب، مفسد، دجال، مفتری، مکّار ٹھگ، فاسق، فاجر، خائن رکھا **تب خدا نے میرے دل میں ڈالا کہ صحت نیت کے ساتھ ان تحریروں کی مدافعت کروں، میں نفسانی جوش سے کسی کا دُشمن نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک سے بھلائی کروں مگر جب کوئی حد سے بڑھ جائے تو میں کیا کروں۔ میرا انصاف خدا کے پاس ہے۔ ان سب مولوی لوگوں نے مجھے دُکھ دیا اور حد سے زیادہ دُکھ دیا اور ہر ایک بات میں ہنسی اور ٹھٹھا کا نشانہ بنایا۔ پس میں بجز اس کے کیا کہوں کہ** يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ○

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱)

پس مذکورہ اعتراض کرنے والے رُوئے زمین کے تمام مولویوں کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ ثابت کریں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی سخت الفاظ استعمال کرنے میں پہل کی ہے۔ لیکن قیامت تک وہ کبھی یہ ثابت نہیں کرسکیں گے کہ ایسا ہوا ہے بلکہ حضور علیہ السلام نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اُن جیسے علماء کے متعلق قرآن مجید کی یہ تعلیم اپنی جماعت کو دی ہے کہ '' وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا '' فرماتے ہیں:۔

''بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجبِ جنگ وجدل ہوجاتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عمل اور راست بازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔'' (رازِ حقیقت صفحہ ۲)

اس اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ ملاقات کے وقت ''جنگ وجدل'' اور ''تیز زبانی'' سے کام لیتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اِس سے منع فرمایا۔ اب بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک شخص اپنی جماعت کو اس سے منع کرے اور پھر خود وہی کام کرے۔ پس ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام نے ان عُلماء کہلانے والوں کے جواب میں اگر کہیں بظاہر سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں تو وہ پہلے سے کہے گئے کئی گنا سخت الفاظ کے جواب میں ہیں اور عین قرآنی تعلیم کے مطابق ہیں کہ

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الۡجَهۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًا عَلِيۡمًا○

(النساء:۱۴۹)

ترجمہ: اللہ بُری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا ہاں مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو (وہ اس ظلم کا اظہار کرسکتا ہے) اور اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

''راستباز علماء اِس سے باہر ہیں (یعنی اُن کے حق میں برا نہیں کہا گیا) صرف خائن مولویوں کی نسبت لکھا گیا ہے۔ ہر ایک مسلمان کو دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ جلد اسلام کو ان خائن مولویوں کے وجود سے رہائی بخشے۔ کیونکہ اسلام پر اب نازک وقت ہے اور یہ نادان دوست اسلام پر ٹھٹھا اور ہنسی کرانا چاہتے ہیں۔'' (اشتہار ۱۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء بعنوان ''قیامت کی نشانی'' ملحقہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

پھر فرمایا:

نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ هَتۡكِ الۡعُلَمَاءِ الصَّالِحِيۡنَ وَقَدۡحِ الشُّرَفَاءِ الۡمُهَذَّبِيۡنَ سَوَاءً اَكَانُوۡا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ اَوِ الۡمَسِيۡحِيِّيۡنَ اَوِ الۡاٰرِيَه۔''

ترجمہ: ہم صالح علماء کی ہتک اور شرفاء کی توہین سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں خواہ ایسے لوگ مسلمان ہوں یا عیسائی یا آریہ۔'' (لُجّۃ النور صفحہ ۶۷)

پس جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

كُلُّ مُسۡلِمٍ يَقۡبَلُنِي وَيُصَدِّقُ دَعۡوَتِي اِلَّا ذُرِّيَّةُ الۡبَغَايَا۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام)

یعنی ہر مسلمان مجھے قبول کرے گا سوائے ذُرّیۃ البغایا کے۔ یعنی وہ دشمنانِ اسلام جو سرکشی میں حد سے بڑھ گئے یا جن کے دلوں پر مُہر لگ گئی۔ یہ تو ذریۃ البغایا کے مجازی معنی ہیں جو غیر مسلم دشمنانِ اسلام کے لئے ہیں لیکن علمائے اسلام نے اشتعال پھیلانے کیلئے اپنی طرف منسوب کرلئے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے حضور علیہ السلام کو نعوذ باللہ۔ زناکار، عیاش، خدا کا نُطفہ اور ولد الحرام جیسے الفاظ سے پکارا ہے تو اِن سب کے حق میں '' ذُرِّيَّةُ الۡبَغَايَا'' یعنی ''بغایا کی اولاد'' مدافعانہ طور پر استعمال ہوا ہے کہ دراصل وہ خود ایسے ہیں جو حضور علیہ السلام پر ایسے الزامات لگاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق لکھا ہے:

اٰذَيۡتَنِيۡ بِخُبۡثٍ فَلَسۡتُ بِصَادِقٍ
اِنۡ لَّمۡ تَمُتۡ بِالۡخِزۡيِ يَا ابۡنَ بِغَآءٍ

حضورؑ نے خود جو اس کا ترجمہ فرمایا ہے وہ اِس طرح ہے:۔

''خباثت سے تو نے مجھے ایذاء دی ہے پس اگر تُو اب رُسوائی سے ہلاک نہ ہو تو میں اپنے دعویٰ میں سچا ٹھہروں گا اے سرکش انسان۔''

(الحکم جلد ۱۱ نمبر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

اِس شعر کا ترجمہ حضور علیہ السلام کے ایک

(باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس علاقے کے احمدیوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے حالات جماعتی لحاظ سے ایسے ہیں کہ وہاں میرا جانا مشکل ہے۔ اس لئے سنگاپور ہی ایسی جگہ ہے جہاں ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا فرما دیتا ہے۔

پاکستان کے بعد انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہوتی چلی جارہی ہیں پاکستان میں تو ظلموں کی انتہا ہے اور کلمہ پڑھنے والوں پر ظلم کیا جارہا ہے اور کلمہ کے نام پر ظلم کیا جارہا ہے۔ اور اُنہی کا اثر اور اُن پاکستانی مُلّاؤں کا اثر ہی انڈونیشیا کے مُلّاؤں پر بھی ہے جو یہ ظلم کرتے رہے ہیں یا کرنے کی طرف لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔

ہر احمدی کو چاہئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثبات قدم کے لئے دُعا بھی کرے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہو رہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں۔

حکمت کے ساتھ اپنے تبلیغ کے میدان کو وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ ہر طبقے میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا خراب، ہم احمدی مسلمانوں نے اسلام کا اصل چہرہ دنیا کو دکھانا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 ستمبر 2013ء بمطابق 27 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد طٰہٰ۔ سنگاپور

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس علاقے کے احمدیوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے حالات جماعتی لحاظ سے ایسے ہیں کہ وہاں میرا جانا مشکل ہے۔ اس لئے سنگاپور ہی ایسی جگہ ہے جہاں ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ان ملکوں میں بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں اور جماعت کے لئے آسانیاں پیدا ہوں اور وہاں جانا خلیفہ وقت کے لئے بھی سہولت سے ہو۔

اس دفعہ انڈونیشیا اور ملائیشیا سے تین ہزار سے اوپر احمدی آئے ہیں۔ زیادہ تعداد انڈونیشیا کے احمدیوں کی ہے۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ، برما، میانمار، فلپائن وغیرہ سے احمدی بھی اور بعض غیر از جماعت بھی تشریف لائے ہیں۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ملاقات کے سامان پیدا فرما دیئے۔ اس خطے میں انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں احمدیت کی وجہ سے افرادِ جماعت پر بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور بعض شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور حکومتی اہلکاروں کی موجودگی میں سب کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہ بند ہو گیا ہے یا ایک دفعہ ہوا۔ تقریباً سات سال پہلے میں یہاں پہلی دفعہ آیا تھا تو اس وقت بھی کچھ عرصہ پہلے احمدیوں پر انڈونیشیا میں ظلموں کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا۔ مساجد پر حملے ہوئے، توڑ پھوڑ ہوئی، جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں پر حملے ہوئے، جانی اور مالی نقصان ہوا۔ بہرحال اس کے بعد تو دشمنی کا یہ سلسلہ جو ہے وہ تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔ جانی و مالی نقصان ہوتا رہا اور آپ سب جانتے ہیں کہ کس طرح ظالمانہ اور وحشیانہ طور پر پولیس کی نگرانی میں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ایسا ظلم تھا کہ انصاف پسند لوکل پریس نے بھی اس ظلم کی مذمت کی۔ آج کل میڈیا کی وجہ سے دنیا اتنی قریب ہو چکی ہے کہ جو ظلم ہوئے وہ فوری طور پر دنیا کے ہر کونے میں پھیل گئے۔ یعنی اس کی تفصیل دنیا کے ہر شخص تک پہنچ گئی اور دنیا کی نظر بھی اس طرف مبذول ہوئی اور اس کے لئے آوازیں بھی اٹھائی گئیں۔ بہرحال وہ سب ادارے یا لوگ جنہوں نے جماعت کے خلاف ان مظالم پر آواز اٹھائی ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہر ظلم جو جماعت پر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے لحاظ سے بعض اچھے نتائج بھی پیدا فرما دیتا ہے۔ انڈونیشیا کے احمدیوں پر اس ظلم کی وجہ سے جماعت کا بہت وسیع تعارف دنیا میں ہوا۔ افریقہ کے ایک دور دراز علاقے میں جب یہ ویڈیو دکھائی گئی، جب ان تین احمدیوں کو شہید کیا گیا تو وہاں کے ایک بڑے عالم نے جب یہ ویڈیو دیکھی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسا ظلم صرف مومنوں پر ہو سکتا ہے اس لئے آج سے مَیں احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرتا ہوں۔ اس ظلم کی وجہ سے صرف انڈونیشیا میں ہی بعض بیعتیں نہیں ہوئیں بلکہ دنیا کے بہت سارے علاقوں میں بھی بیعتیں ہوئیں۔ پاکستان کے بعد انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ جہاں احمدیوں پر وحشیانہ طور پر مظالم ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں تو اب کچھ حد تک کمی واقعہ ہو رہی ہے لیکن پاکستان میں مسلسل یہ ظلم جاری ہے اور یہ ظلم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہے ہیں۔ اُس خدا کے نام پر یہ ظلم ہو رہے ہیں جس کی تعلیم حقوق العباد کی ادائیگی سے بھری پڑی ہے۔ اُس خدا کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جو مسلمانوں کو رحم اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جو رحمۃ للعالمین ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جس نے جنگ کی حالت میں بھی ظلم سے روکا ہے۔ جس نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے پر اپنے صحابی سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور جب صحابی نے جواب دیا کہ یہ کلمہ تو اس کافر نے تلوار کے خوف سے پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے کلمہ پڑھا گیا تھا یا دل سے کلمہ پڑھا گیا تھا؟ بہرحال پاکستان میں تو ظلموں کی انتہا ہے اور کلمہ پڑھنے والوں پر ظلم کیا جارہا ہے اور کلمہ کے نام پر ظلم کیا جارہا ہے۔ اور اُنہی کا اثر اور اُن پاکستانی مُلّاؤں کا اثر ہی انڈونیشیا کے مُلّاؤں پر بھی ہے جو یہ ظلم کرتے رہے ہیں یا کرنے کی طرف لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔ جب بھی موقع ملتا ہے مخالفین نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جتنا مخالفت میں دشمن بڑھ رہا ہے، احمدیوں میں استقامت بھی اُس سے بڑھ کر بڑھ رہی ہے۔ ہمارے مخالفین نہیں جانتے کہ احمدیت وہ حقیقی اسلام ہے جس نے اپنی جڑیں ہمارے دلوں میں لگائی ہوئی ہیں اور کوئی مخالفت اور کوئی تیز آندھی ہمارے ایمان کی مضبوط جڑوں کو ہم سے جدا نہیں کر سکتی۔ احمدی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نظاروں کو دیکھ کر کس طرح اپنے خدا سے کئے ہوئے عہد سے منہ موڑ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے جڑ کر پھر کس طرح اپنے بندھن کو توڑ سکتا ہے۔ وہ بندھن جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بندھن کو مزید مضبوط کر دیا ہے، جس نے ایمان میں ترقی کے وہ راستے دکھائے ہیں جن سے غیر احمدی مسلمان ناآشنا ہیں۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثبات قدم کے لئے دُعا بھی کرے کیونکہ ثبات قدم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی عطا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا اور اُس کی عبادت کا حق ادا کرنا بھی بہت زیادہ ضروری ہے۔ اِسی طرح اپنی عملی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہو رہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں۔ سنگاپور کے احمدی بھی اور برما کے احمدی بھی اور تھائی لینڈ کے احمدی بھی اور دنیا کے ہر ملک کے احمدی اگر اپنی ایمانی حالتوں کا جائزہ نہیں لیں گے تو اس میں ترقی نہیں کریں گے اور اگر احمدیت میں ترقی نہیں ہوگی تو احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

میں نے ملائیشیا کا بھی ذکر کیا تھا، وہاں بھی مخالفت ہے۔ وقتاً فوقتاً وہاں بھی ابال اُٹھتا رہتا ہے۔لیکن انڈونیشیا والے حالات وہاں نہیں ہیں۔سنا ہے مسلمان تنظیموں نے جگہ جگہ سائن بورڈ لگائے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے ’’قادیانی مسلمان نہیں ہیں‘‘ یا اِس قسم کے الفاظ ہیں۔ جو یقینا جب ایک احمدی گزرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اُس کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ جگہ جگہ یہ لکھی ہوئی تحریریں احمدیوں کی دل آزاری کرتی ہیں۔لیکن احمدی قانون کو ہاتھ میں نہ لینے کی وجہ سے ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ ہم اِن دوسروں سے زیادہ اچھے مسلمان ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے دل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ ’’لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ‘‘ کہنے والے کو کافر نہ کہو کیونکہ یہ کافر کہنا تم پر اُلٹ کر پڑے گا بلکہ فرمایا کہ جو صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے وہ بھی مسلمان ہے۔ بلکہ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ جو تمہیں جو سلام کہے اُسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔پس قرآن کریم کی تعلیم تو یہ ہے اور اِن لوگوں نے اپنا ایک علیحدہ اسلام بنالیا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھی اِنہوں نے اپنے مفادات اور اپنی ذاتی خواہشوں کی وجہ سے غیروں کی نظر میں ایک مذاق بنالیا ہوا ہے۔

ملائیشیا کے صدر جماعت ملے تھے کہہ رہے تھے کہ بورڈ تو لگے ہوئے ہیں لیکن لوگوں کو اب اِن کی پرواہ نہیں رہی۔غیر از جماعت شرفاء کو بھی اب پتہ لگ گیا ہے کہ یہ مولوی کے اپنے مفادات ہیں جن کا اِظہار ہو رہا ہے۔اسلام کو اِس طرح یہ غیروں کی نظر میں ہنسی اور ٹھٹھے کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ یہ اسلام کو اس کی پرانی تعلیم کے خلاف اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں لیکن حقیقی اسلام وہی ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے احکامات ہیں۔

اب کچھ عرصہ پہلے ملائیشیا میں ایک عیسائی پادری نے کہہ دیا تھا کہ عیسائی بھی اللہ تعالیٰ کا لفظ استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارا بھی اللہ ہے۔ اِس پر اُن نام نہاد علماء نے شور ڈال دیا کہ ہیں! یہ ایسی جرأت کس طرح کر لی اِنہوں نے؟ عدالت میں مقدمہ لے جایا گیا اور پھر عدالت کا یہ حال ہے کہ فیصلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا نام صرف مسلمان استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی کسی کو حق نہیں کہ یہ کہہ سکے کہ اللہ میرا بھی ہے۔ گویا اِن دنیاداروں نے اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کو بھی محدود کر دیا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر صرف اِن نام نہاد مسلمانوں کی اِجارہ داری ہے۔ جاہل مولوی تو ایسی باتیں کریں تو کریں، حیرت ہوتی ہے اُن پڑھے لکھے فیصلہ کرنے والوں پر بھی جو اِن باتوں سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2) اللہ ہر ایک کا رب ہے، چاہے مسلم ہے یا غیر مسلم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ (الرعد:27) کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے۔ کیا عیسائیوں کو یا یہودیوں کو یا کسی اور کو کوئی اَور رزق دے رہا ہے؟ اِن کے اِس فیصلے کی رُو سے اگر ایک عیسائی کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے تو یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں پہلے نبیوں کے ذریعہ سے بھی کہلواتا ہے کہ اللّٰہَ رَبَّکُمْ وَ رَبَّ اٰبَآءِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ۔ (الصّٰفّٰت:127) اللہ جو تمہارا رب ہے اور تمہارے آباؤ اجداد کا بھی رب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر مسلمانوں کی کہاں سے اجارہ داری ہوگئی۔ پھر اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی اُن عیسائیوں کے بارے میں جن کے متعلق ملائیشیا کی عدالت فیصلہ کرتی ہے کہ اللہ کا لفظ صرف مسلمان استعمال کر سکتے ہیں کہ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ۔ (آل عمران:65) تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ یعنی قدرِ مشترک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں قدرِ مشترک اللہ تعالیٰ ہے۔ جس طرح مسلمانوں کو اللہ کہنے کا حق ہے اِسی طرح عیسائیوں کو بھی اللہ کہنے کا حق ہے۔ اِسی طرح کسی کو بھی ’’اللہ‘‘ کہنے کا حق ہے۔ پس یہ مثالیں مَیں نے اس لئے دی ہیں کہ بعض احمدی اس بارے میں پوچھتے ہیں۔ قرآن کریم تو ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو سب کا اللہ کہا ہے۔ کسی شخص کی، کسی فرقے کی، کسی مذہب کی، کسی حکومت کی، کسی عدالت کی اللہ تعالیٰ کے لفظ پر اجارہ داری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی ٹریڈ مارک نہیں ہے۔ وہ ربّ العالمین ہے۔

آج دنیا کو احمدی ہی بتا سکتے ہیں کہ حقیقی اسلامی تعلیم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کا مقام کیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی حقیقت کیا ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں نے تو جیسا کہ مَیں نے کہا اسلام کو غیروں کے لئے اِستہزاء کا سامان بنا دیا ہے۔ بہر حال ملائیشیا کے احمدیوں کا کام ہے کہ حکمت سے اسلام کی تعلیم اپنے ہم وطنوں کو بتاتے رہیں۔ اُن کو بتائیں کہ تم کیوں اِن نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بدنام کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ اِن کی جہالت کے پردوں کو دُور فرمائے۔

میں نے انڈونیشیا اور ملائیشیا کا ذکر کیا ہے۔ شاید سنگاپور کے احمدی سوچتے ہوں کہ آئے تو ہمارے ملک میں ہیں اور ذِکر دوسرے ملکوں کا ہو رہا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ مومن ایک جسم کی طرح ہے۔ ایک کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے اُن ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کو جہاں اُن کو تکلیفیں دی جا رہی ہیں ہر احمدی کو دنیا کے ہر احمدی کو محسوس کرنا چاہئے۔

دوسرے سنگاپور کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ یہاں کے حالات اچھے ہیں۔ حکومت کسی مذہب کے خلاف بولنے کی کسی کو اجازت نہیں دیتی۔ لیکن اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے سے بھی نہیں روکتی۔

پس حکمت کے ساتھ اپنے تبلیغ کے میدان کو وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ ہر طبقے میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ یہاں میرے سامنے جو احمدی بیٹھے ہوئے ہیں چاہے سنگاپور کے ہوں یا کسی دوسرے ملک کے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا خراب، ہم احمدی مسلمانوں نے اسلام کا اصل چہرہ دنیا کو دکھانا ہے۔ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کسی پہلو کو بھی لے لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر پہلو ایک حقیقی مسلمان کے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ چاہے وہ گھریلو معاملات ہیں یا معاشی اور معاشرتی اور غیروں کے ساتھ معاملات ہیں یا غیر قوموں کے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ معاملات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں۔ پس جب ہم نے غیروں کے سامنے سیرت بیان کرنی ہے تو خود بھی اِس پر عمل کرنا ہوگا۔ اپنے عملی نمونوں سے اسلام کی طرف غیروں کو کھینچنا ہوگا۔ جب رحمۃ للعالمین کا حقیقی چہرہ دنیا کو دکھانا ہے تو خود بھی ہر سطح پر پیار، محبت، بھائی چارے کے نمونے دکھانے ہوں گے۔ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ دنیا کو بتانا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے اس زمانے میں جو خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے تو اس کے ساتھ جُڑے بغیر اس تعلیم کی حقیقت سمجھ نہیں آ سکتی۔ اگر زمانے کے امام کے ساتھ نہیں جڑو گے تو ایک دوسرے پر کفر کے فتوے ہی لگاتے رہو گے۔ اس کے بغیر غیر مذاہب کو اسلام کے قریب لانے کی بجائے اسلام سے دُور ہی کرتے رہو گے۔

پس ہر احمدی کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر گزار ہو کہ اُس نے ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے زمانے کے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن یہ شکر گزاری کس طرح ہوگی؟ اس شکر گزاری کے لئے ہمیں اپنی خواہشات کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہوگی، اپنے جذبات کی قربانی دینی ہوگی، حقیقی تعلیم کو سمجھنے کے لئے محنت کرنی ہوگی، پس اِس طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

باتیں تو بہت سی کرنے والی ہیں لیکن ابھی وقت نہیں کہ مَیں ساری باتیں اسی وقت کھول کر بیان کروں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔ آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات آپ کے سامنے رکھوں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی جماعت کو کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ضروری ہے کہ جو اِقرار کیا جاتا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، اِس اِقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 605۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔ (الاحقاف:16) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 456۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 272۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اُسی سے مدد مانگتے رہنے چاہئے۔ اُس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 279۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں پاک تبدیلیاں ہیں؟ کس حد تک ہم اپنے بچوں کو بھی جماعت سے جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کس حد تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ ایسا عمل کہ غیر بھی ہمیں دیکھ کر برملا کہیں کہ یہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں کہ اسلام کے مخالف ہمیں دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہوں؟ اگر ہم یہ معیار حاصل کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنائیں گی وہاں ہمیں تعداد میں بھی بڑھائیں گی اور جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہیں ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور مجھے بھی ایمان و ایقان میں ترقی دے اور ہر لمحہ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔

❁❁❁

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدو جہد ہو۔

(جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب)

اگر اطاعت نہیں اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ نہیں تو جتنی چاہے کثرت ہو، کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے منسلک کر لیں گے تو ہر احمدی کا علم بھی بڑھے گا۔ ہر احمدی کو روزانہ کچھ وقت مقرر کر کے اس کا کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور سننا چاہئے۔

(جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب)

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ ذیلی تنظیموں کے مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں علم انعامی و سندات خوشنودی کی تقسیم۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ بیعت کی تقریب۔ ABC ریڈیو پر حضور انور ایدہ اللہ کے انٹرویو کے حوالہ سے تفصیلی خبر۔

اس سے نہ صرف آسٹریلیا بلکہ سارے ایشین پیسیفک میں اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط: 7)

5 اکتوبر بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ کا دوسرا روز تھا۔

مستورات سے خطاب

پروگرام کے مطابق بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مستورات سے خطاب کے لئے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے خواتین نے اَھْلاً وَ سَھْلاً وَ مَرْحَبا کہتے ہوئے اور پُر جوش نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ رعنا نعمان صاحبہ نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ ھبۃ الشافی صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

گنہگاروں کے درد دل کی بس اِک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر رہِ طریقت، یہی ہے ساغر جو حق نما ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

جن خوش نصیب طالبات نے یہ میڈل حاصل کئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

عزیزہ شگفتہ علی (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ بشریٰ طارق (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ سارہ غفار چوہدری (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ منسیہ منیر احمد (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ دانیہ بشریٰ چوہدری (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ امۃ النور سبا اسلم (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ زرمل رانا (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ ثمرہ ملک (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ عائشہ مسعود (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ فائزہ احمد منہاس (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ مصباح خالق (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ غزالہ سحر اسلم (ہائر سیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عزیزہ امۃ الشافی ملیحہ (پاکستان سے فرسٹ پوزیشن میں F.Sc کی)۔ عزیزہ نجمہ عثمان (Advance Diploma of Accounting)۔ عزیزہ امۃ النصیر لبنیٰ احمد (ایڈوانس ڈپلومہ ہومیوپیتھی)۔ عزیزہ فرحانہ فضیلت عرفان (بیچلر آف Management)۔ عزیزہ فرح خان (بیچلر آف میڈیکل سائنس)۔ عزیزہ خولہ احمد (بیچلر آف Food Science)۔ عزیزہ عافیہ ارم (بیچلر آف Applied Design)۔ عزیزہ مریم خالد (بیچلر آف آرٹس)۔ عزیزہ صائمہ احمد منہاس (بیچلر آف میڈیکل ریڈی ایشن سائنسز)۔ عزیزہ عائشہ خالد (بیچلر آف آرٹس)۔ عزیزہ نجم السحر چوہدری (ماسٹر آف Orthoptics)۔ عزیزہ بشریٰ فرح ناصر (ماسٹر آف میڈیکل ریسرچ)۔ عزیزہ مریم حنا اکبر (ماسٹر آف پبلک ہیلتھ)۔ عزیزہ منصورہ عزیزہ آرا خان (ماسٹر آف سائنس اِن میڈیسن)۔ عزیزہ بشریٰ خالد (ماسٹر آف جرنلزم اینڈ کمیونیکیشن)۔ عزیزہ عطیۃ الکریم (ماسٹر آف سائنس)۔ عزیزہ بشریٰ مقدّس (ماسٹر آف سائنس)۔ عزیزہ سیدہ امۃ الحیّٔ (ڈاکٹر آف فلاسفی)۔ عزیزہ سعدیہ ملک (ڈاکٹر آف فلاسفی اِن سائنس)۔ عزیزہ ریحانہ احمد (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ ڈاکٹر وجیہہ ملک (Fellow General Practitioners)۔ ڈاکٹر طلعت اُپل (Fellow-Obstetricians & Gynaecologists)۔ ڈاکٹر مائرہ ندرت رشید (Fellow-Intensive Care Medicine)۔ ڈاکٹر عمّارہ غفار چوہدری (Fellow General Practitioners)۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اجلاس کے شروع میں جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں آپ میں سے بعض جانتی ہوں گی کہ نکاح پر تلاوت کی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ان میں شامل ہے۔ سورۃ حشر کی جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے ان میں سب سے پہلی آیت نکاح کے موقع پر جو مختلف آیات قرآنِ کریم کے مختلف حصوں میں سے لے کر تلاوت کی جاتی ہیں اُن میں سے ترتیب کے لحاظ سے آخری آیت بنتی ہے۔ جیسا کہ اس کا ترجمہ بھی آپ سن چکی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کا حکم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے کل پر بھی نظر رکھو۔ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو دل میں قائم ہو تو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ اگر یہ جڑ رہی، سب کچھ رہا ہے۔ پہلا مصرعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ترتیب فرمایا کہ

ع ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے

یعنی ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ اس پر فوراً ہی آپ کو اگلا مصرع الہام ہوا کہ

ع اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انسانی زندگی کا ایک بہت اہم حصہ اور موڑ وہ ہے جب وہ ایک نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے جس میں مرد اور عورت دونوں کا ایک اہم کردار ہے۔ یعنی شادی کا بندھن۔ شادی کا بندھن بھی ایک اہم موقع ہے۔ چاہے وہ دنیا دار کی شادی ہے، کسی بھی مذہب رکھنے والے کی شادی ہو یا لا مذہب کی شادی ہو، یا خدا تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی شادی ہو ہر ایک کے لئے یہ موقع ایک اہم موقع ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے کی شادی کی اہمیت جو ہے، وہ تو دنیا داروں سے بہت مختلف ہے کیونکہ دنیا دار تو شادی کے لئے دنیاوی باتوں کو مدّنظر رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل کے اس مغربی اثر کے معاشرے میں یا نام نہاد آزاد معاشرے میں (گو کہ آسٹریلیا مغرب میں نہیں مگر پھر بھی مغرب کا اثر ہے۔ اُنہی قوموں میں سے یہ لوگ آئے ہوئے ہیں اور ایک آزاد معاشرہ ہے) آزادی کے نام پر عجیب عجیب قوانین بنا لئے گئے ہیں۔ شادی سے پہلے ہی ایک میل جول ہوتا ہے جو آزادی کے نام پر بے حیائی تک پہنچ جاتا ہے جبکہ اسلام اس چیز سے منع فرماتا ہے۔ کسی قسم کی دوستیاں، کسی قسم کے تعلقات اور یہ جو یہاں رسم ہے اس کا اثر بعض دفعہ ہماری بچیوں اور لڑکیوں پر بھی ہوتا ہے کہ understanding نہیں ہو رہی۔ یہ ساری غلط چیزیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو فرمایا کہ تم لوگ جو نئی زندگی کا آغاز کرنا چاہتے ہو تو نہ تم دولت دیکھو، نہ تم لڑکی کا خاندان دیکھو، نہ تم اُس کی شکل اور خوبصورتی دیکھو۔

ہاں اگر دیکھنا ہے تو دینداری دیکھو کہ لڑکی یا عورت دیندار ہے کہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہم موقعوں کے لئے جن آیات کا انتخاب فرمایا اُس میں نکاح جیسا کہ میں نے کہا انسانی زندگی کا ایک بہت اہم موقع ہوتا ہے۔ اس کے بندھن کے اعلان میں بھی یہ آیات مسنون ہیں جن میں پانچ مرتبہ تقویٰ کا ذکر ہے۔ گویا انسانی زندگی میں مرد اور عورت کا بندھن دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ نیک نسل چلانے کے لئے، نیک خاندانوں کے قائم کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا والے تو دنیاوی باتوں کی خواہش کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو دولت نہیں دیکھتے، خاندان نہیں دیکھتے بلکہ خوبصورتی دیکھتے ہیں۔ بعض خوبصورتی نہیں دیکھتے لیکن بعض اور باتیں اُن کے مدّنظر ہوتی ہیں۔ لیکن دین بہر حال اکثریت کے مدّنظر نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دیندار کے لئے حکم ہے کہ تم دین مدّنظر رکھو۔ بے شک ہم کفو ہونے کا بھی ذکر ہے جس میں بہت سارے پہلو دیکھے جاتے ہیں لیکن ہم کفو میں بھی تقویٰ اور دین پہلی شرط ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس لڑکیوں کو بھی اور لڑکوں کو بھی اپنے دینی پہلو کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو تعلیم دی ہے اور بے تحاشا احکامات دیئے ہیں وہ ہم سے کیا مطالبہ کرتے ہیں؟ ہم سے اللہ تعالیٰ کس طرح اُن احکامات پر عمل کروانا چاہتا ہے؟ یہ چیز دین ہے۔ اور اگر اس پر قائم ہوں گے تو رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر دیر پا ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف رشتے دیر پا ہوتے ہیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قائم ہونے والی ہوتی ہیں۔ ہر جگہ دنیا میں بھی اور یہاں جماعت میں بھی جو رشتوں میں دراڑیں پڑنے کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مذہب سے دور ہٹے ہوئے لوگوں کی نقل کرتے ہیں۔ آزادی کے نام پر سمجھتے ہیں کہ لوگ بہت آزاد ہیں اور جو چاہے کریں۔ یہ آزادی ان کا حق ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بعض حدود رکھی ہیں۔ قرآنِ کریم ایک ایسی مکمل کتاب ہے اور ایسا ضابطۂ حیات ہے جس میں ہر پہلو کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمایا ہے اور اگر اُس پر عمل کیا جائے تو ایک انسانی زندگی گھر کے معاشرے سے لے کر بین الاقوامی سطح تک ایسی امن پسند اور محبت اور پیار سے بھری ہوئی زندگی ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہر حال تقویٰ سے دور ہٹنے کی وجہ سے دوسروں کی نقل بھی شروع ہوئی ہے۔ اگر تقویٰ دل میں ہو تو کبھی یہ دل میں خیال نہ پیدا ہو کہ ان لوگوں کی جو آزادی ہے یہ بہت اعلیٰ چیز ہے اور اس کو ہمیں اپنانا چاہئے۔ لیکن آزادی کی حدود ہیں۔ بے محابہ آزادی کو اسلام نے پسند نہیں کیا۔ پس اگر مسلمان رہنا ہے، اگر احمدی مسلمان رہنا ہے تو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں ہماری آزادی کی حدود ختم ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں تقویٰ کو معیار بنا لیں، نیکی اور تقویٰ کی شادی کو معیار بنا لیں تو نہ صرف یہ کہ ذاتی اختلافات ختم ہو جائیں گے، ذاتی طور پر خاندانوں میں بھی اور اپنی ذات میں بھی ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا، بلکہ جماعتی انقلاب بھی پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار احکامات میں یہی فرمایا ہے کہ اس دنیا کی خواہشات کو اپنی ترجیح نہ سمجھو بلکہ اُس دنیا کی فکر کرو۔ اس آیت میں بھی یہی ذکر ہے کہ اپنے کل کو دیکھو جو ہمیشہ کی دنیا ہے جس سے تمہاری عاقبت بھی سنورے گی اور تمہاری نسل کی عاقبت بھی سنورے گی۔ اس بات پر غور کرو کہ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ کہ ہر جان یہ دیکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے؟ اب اس کل کے بھی دو مطلب لئے جا سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس شادی کے بندھن میں، جو آیت تلاوت کی گئی ہے، اس کی اہمیت اس لئے ہے کہ تم یہ دیکھو کہ اس بندھن کو احسن رنگ میں قائم کر کے اور اپنے آپ کو تقویٰ کی راہوں پر چلاتے ہوئے تم سے جو نسل پیدا ہونی ہے، اُس کی تربیت کس حد تک اچھی کر رہے ہو؟ یہ دیکھو کہ تم دنیا کے وارث تو نہیں بنا رہے؟ تمہارا مقصد تو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ پس ایسی نسل پیدا کرو جو دین کی وارث بننے والی ہو۔ ایسی نسل پیدا کرو جو ماں باپ کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ اُن کے مرنے کے بعد بھی اُن کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ایسی مائیں بنو جن کے پاؤں کے نیچے جنت ہوتی ہے، جن کے بچے نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہ اپنے عمل بھی اس طرح رکھو کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزا دے۔ قرآن کے احکامات کو سامنے رکھو اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جو پہلی آیت تلاوت کی گئی ہے اس ایک آیت میں ہی دو مرتبہ تقویٰ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر تقویٰ ہو تو کبھی مسائل اتنے نہ بڑھیں جتنے اب بڑھ رہے ہیں۔ لڑکے بھی ماحول کے بد اثر سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ جب نیک لڑکی کی تلاش میں ہوں گے تو پھر لڑکوں کو خود بھی نیکی کی طرف مائل ہونا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ لڑکے تو آوارہ گردی میں مبتلا ہوں اور نیک لڑکیوں کی تلاش ہو۔ خود بھی جب نیک لڑکی کی تلاش ہوگی تو تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ لڑکیاں بھی جب یہ دیکھیں گی کہ ہمارے رشتوں کی بنیاد نیکیوں پر ہے تو پھر وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی بجائے اپنے غیر ضروری فیشنوں کے بجائے وہ نیکیوں پر قائم ہوں گی۔ ایک حد تک فیشن بھی جائز ہے، لباس کی خوبصورتی بھی جائز ہے، سنگھار بھی جائز ہے۔ لیکن جب یہ حد سے زیادہ بڑھ جائے تو پھر یہ تقویٰ سے دور ہٹا کے لے جاتا ہے۔ تو یہ دو طرفہ عمل ہے۔ لڑکیوں کو بھی نیکیوں کی طرف قدم مارنے ہوں گے اور لڑکوں کو بھی۔ اور ان کے ماں باپ کو بھی اس طرف توجہ دینی ہوگی کہ ہمارے بچے ایسے نیک ماحول میں پلیں بڑھیں جہاں تقویٰ سب سے مقدم ہو۔ صرف عہدوں، اجلاسوں اور جلسوں پر یہ عہد دہرا دینا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، کافی نہیں ہوگا بلکہ اپنی عملی زندگی اس طرح بنانی ہوگی کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ پر یقین بھی ہو اور اُس کے احکامات پر نظر نہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے تو پھر کل پر نظر رکھنے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کل پر نظر رکھو، ورنہ تمہارے عمل بے فائدہ ہیں۔ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے نیک اعمال ہی بچائیں گے۔ ایسے نیک اعمال جو خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے گئے ہوں۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے یا صرف دنیا کے دکھاوے کے لئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کچھ عرصہ ہوا، میں نے خطبہ میں ایک لمبی حدیث سنائی تھی۔ اُس میں ہر عمل، کہیں فرشتوں نے روک دیا کہ اللہ کی رضا کی خاطر نہیں تھا اور کہیں خدا تعالیٰ نے روک دیا۔ پس ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بنانے کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور پھر یہ دعا کرنی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں بچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کو تو تم دھوکہ دے سکتے ہو۔ جھگڑوں کی صورت میں اپنے حق میں فیصلے کروا سکتے ہو۔ لڑکی بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتی ہے۔ لڑکے بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتے ہیں۔ لیکن اگر تقویٰ ہو تو الا ماشاء اللہ اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ کبھی یہ نہیں ہوگا کہ ناجائز طور پر حقوق لینے کی کوشش ہو۔ ہاں کسی غلط فہمی کی وجہ سے ہو تو ہو۔ ناجائز نہیں ہو سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اِس زمانے کے امام کو مانا ہے، اُس شخص کو مانا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمانے کا مامور کر کے بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی کا درجہ دے کر اس زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ بندے اور خدا میں جو دوری واقع ہو گئی ہے اُسے ختم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ تقویٰ کے راستوں کی نشاندہی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داری نہ سمجھی اور دنیا کو اور اس کی جاہ و حشمت کو اور اس کی چکا چوند کو سب کچھ سمجھ لیا تو پھر احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ احمدی ہوئے، احمدیت پر عمل بھی نہ کیا، مخالفین سے ماریں بھی کھائیں، گالیاں بھی سنیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی نیکیوں سے ہٹے ہوؤں میں شمار ہوئے۔ کیا فائدہ ہے اس کا؟ آپ میں سے بہت ساری ایسی ہیں جو پاکستان سے اس وجہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں کہ وہاں حالات اجازت نہیں دیتے، وہاں آج حالات احمدیوں کے حق میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ یہاں اس ملک میں آ کر یہاں کی حکومتیں آپ کو رہنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اس فضل کا شکرانہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے تقویٰ میں قدم آگے بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ دنیا کی جاہ و حشمت سے متاثر ہو کر اس میں ڈوب جائیں۔ کل بھی میں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ کس درد سے ہم میں پاک انقلاب پیدا کرنے کے لئے آپ نے ہمیں نصائح فرمائی ہیں؟ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ **"ہماری جماعت کے لوگ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں۔"**

پس دیکھیں کیسا درد ہے۔ ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے ہوں گے۔ یہ باتیں جو میں آپ عورتوں کے سامنے کر رہا ہوں یہ مردوں کے لئے بھی ہیں۔ وہ بھی سن رہے ہیں بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ سے ساری دنیا میں جو بھی سننے کی خواہش رکھتا ہے، وہ سنتا ہے۔ بعض مرد یہ سمجھتے ہیں کہ شاید عورتوں میں ذکر ہو رہا ہے تو ہم بہت نیک ہیں اور ہماری بیویاں ہی خراب ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا تکبر ہے۔ کیونکہ تکبر بھی تقویٰ سے دوری پیدا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن میں بھی تقویٰ نہیں ہے۔ ہر ایک کو عاجزی اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں مردوں پر الزام لگا دیتی ہیں۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ دونوں طرف تقویٰ ہوگا تو کبھی یہ الزام تراشیاں نہیں ہوں گی اور گھریلو زندگیاں پیار اور محبت سے گزرنے والی ہوں گی۔ اور یہی ایک خوبصورت گھرانے کی ایک اچھی نشانی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں بعض دفعہ دو تین بچے بھی ہو جاتے ہیں پھر بھی اختلافات بڑھ جاتے ہیں اور طلاقوں تک نوبت آ جاتی ہے یا بعض مجبوریوں کی وجہ سے عورتیں خلع لے لیتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ناجائز خلع لیتی ہیں۔ بعض مردوں کے ظلم ایسے ہیں کہ جائز ہوتا ہے لیکن بچوں کی خاطر قربانیاں عورتوں کو بھی دینی چاہئیں اور مردوں کو بھی دینی چاہئیں۔ معمولی اختلافات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح نوجوان جوڑے ہیں وہ ابتداء میں ہی بعض دفعہ کہ ہماری understanding نہیں ہوئی رشتے ختم کر دیتے ہیں۔ یہ بھی غلط طریقہ کار ہے جو یہاں کے ماحول میں مذہب کی دوری کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو، ایک احمدی مسلمان کو جو اپنے آپ کو اس زمانے میں سب سے زیادہ دین سے قریب سمجھتا ہے اُس میں یہ باتیں پیدا نہیں ہونی چاہئیں۔

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب یہ رشتہ کی ایک مثال میں نے دی ہے۔ تقویٰ صرف یہیں ختم نہیں ہوجاتا۔ قرآنِ کریم میں جیسا کہ میں نے کہا تھا بے شمار احکامات ہیں اور ہر قدم اور زندگی کے ہر پہلو پر احکامات ہیں۔ وہ سب ہمارے مدّنظر ہونے چاہئیں۔ قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کرنا ہی تقویٰ پر چلنے کے قابل بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ایسا نہیں کہ جسے کم سمجھا جائے۔ جو احکام قرآنِ کریم میں بیان ہوگئے اُن پر عمل کرنا اور اُن کو بجالانا ایک مؤمن اور ایک مؤمنہ پر فرض ہے۔ مثلاً نماز کا ایک حکم ہے، عبادت کا حکم ہے۔ تو یہ جس طرح فرض کیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورت گھر کی نگران ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ اگر خود عبادت اور نمازوں کی پابندی ہوگی، خود قرآنِ کریم کی تلاوت کی پابندی ہوگی، خود دین سیکھنے کی طرف توجہ کی پابندی ہوگی تو بچے بھی اس طرف توجہ دیں گے۔ بعض دفعہ بعض عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر نہیں دیتے تو اُن کو توجہ دلائیں۔ یہ بھی آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ کچھ نہ کچھ، کسی نہ کسی ذریعہ سے موقع دیکھ کے اُن کو توجہ دلائیں کہ دیکھو تمہارا عمل صرف تمہارے تک محدود نہیں، بلکہ تم اگلی نسلوں کو بھی بگاڑ رہے ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہر موقع پر عورت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اُس نے نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ اپنی نسل کے لئے بھی قربانی دے کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے، اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر عورتوں کے احکامات میں سے ایک حکم پردے کا ہے۔ یہ کوئی چودہ سو سال پہلے کا حکم نہیں ہے بلکہ قرآنِ کریم کا حکم ہے جو ایک زندہ کتاب ہے۔ اور آج بھی اسی طرح یہ جاری حکم ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے جاری تھا۔ پردے کا مقصد حیاء اور عورت اور مرد کا بے جا ملنے جلنے سے روکنا، بدخیالات سے دوری اور تقویٰ پر چلنا ہے۔ پس ہر عورت کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اُس کا حیاء کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ کیا بلاوجہ نامحرموں سے ملنا جلنا تو نہیں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر بدخیالات ہیں۔ نوجوانوں کے بدخیالات میں خاص طور پر آجکل کی فلمیں بہت کردار ادا کر رہی ہیں۔ گو کہ بعض بڑوں کے بارے میں بھی شکایتیں آتی ہیں، خاص طور پر مردوں کے بارے میں۔ اور گھر اسی لئے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر یا ٹی وی پر بیٹھ کر بیہودہ اور لغو فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے بھی آزادی کے نام پر یہاں بے حیائی عام ہے۔ ایسی فلموں سے کبھی پاک خیالات نہیں ہوسکتے۔ یہ فلمیں بنانے والوں کو یا ٹیلیویژن وغیرہ پر چلانے والوں، اللہ نہ کرے کبھی ایم۔ٹی۔اے پر ہو، خود بھی یہ خیال ہے کہ یہ گندی چیزیں ہیں۔ اسی لئے ڈراؤنی فلموں کے علاوہ ایسی گندی فلموں کے بارے میں یہ لکھا ہوا بھی آتا ہے کہ بچوں کے سامنے نہ دیکھی جائیں۔ یا بعض سائٹس ہیں اُن پر لکھا ہوا آتا ہے کہ اُن کو بچوں کے لئے لاک کردو۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے نقصانات کا اندازہ ان کو بھی ہے لیکن ایک ظاہری آزادی کے نام پر بے حیائی پھیلتی چلی جارہی ہے۔ پھر جس معاشرے میں یہ گند دکھانے کی حالت ہو وہاں تقویٰ کہاں رہ سکتا ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں رہ کر ایک احمدی عورت کو، ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی مرد کو اور ایک احمدی جوان کو بہت پھونک پھونک کر قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر لباس کے فیشن ہیں۔ ہر احمدی عورت اور لڑکی کو یاد رکھنا چاہئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ایک حد تک جائز فیشن کریں لیکن بعض ٹائٹ جینز اور بلاؤز پہنتی ہیں یا ٹی شرٹ پہن لیں گی اُن کے ساتھ تو عورت کے تقدس کو پامال کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسا لباس تو گھروں میں مردوں کے سامنے بھی جن سے پردہ جائز نہیں، یا جن سے پردہ نہیں، اُن کے سامنے بھی نہیں پہننا چاہئے کجا یہ کہ غیر مردوں کے سامنے ایسا لباس پہن کے آیا جائے۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ لباس اور ماحول خیالات پر بد اثر ڈالتے ہیں اور اچھا اثر بھی ڈالتے ہیں۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کبھی میں نے نہیں روکا، لیکن اس کے ساتھ کم از کم گھٹنوں تک لمبی قمیض ہونی چاہئے۔ مجھے کچھ عرصہ پہلے یہاں سے کسی نے لکھا تھا کہ آپ یہاں آرہے ہیں تو آپ کے سامنے بعض ایسی عورتیں بھی آئیں گی جنہوں نے باہر نکلتے ہوئے کبھی سر پر ڈوپٹہ بھی نہیں رکھا لیکن اب انہوں نے پہننے کیلئے بڑے نقاب اور برقعے سلوا لئے ہیں۔ تو اگر صرف اس لئے ہے کہ مجھے دکھانا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری تمہارے پر نظر ہے۔ **ان اللّٰہ خبیر بما تعملون**۔ جو تم عمل کرتے ہو اُس سے مجھے خبر ہے۔ دلوں کو میں جانتا ہوں۔ ہاں اگر یہ خیال ہے کہ اس وجہ سے ہمارا شرم اور حجاب جو ہے وہ ذرا ختم ہوجائے اور ہم برقع پہن کے ایک دفعہ جائیں گے، دو دفعہ جائیں گے، تین دن جائیں گے، دس دن جائیں گے سامنے، تو ہمیں عادت پڑ جائے گی اور ہماری زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا تو پھر یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آپ کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے، کسی بندے کے لئے نہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک احمدی لڑکی اور عورت تقویٰ پر چلنا چاہتی ہے تو اپنے لباس کا خیال رکھنا ہوگا۔ اس کو حیاء دار بننا ہوگا۔ ورنہ کوئی بعید نہیں کہ ماحول کا اثر اسے بھی گندگیوں میں کھینچ کے لے جائے۔ اس وقت، وقت نہیں کہ میں قرآنِ کریم کے تمام احکامات یا اُن کے کچھ حصوں کو بھی کھول کر بیان کرسکوں۔ بہرحال ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدوجہد اور کوشش ہو۔ آج جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں، عورت اور مرد، بچے اور جوان اور بوڑھے ہی ہیں جو دنیا کی اصلاح اور رہنمائی کرسکتے ہیں۔ آج احمدی ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر میں نے یہ چند مثالیں دی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اکثریت ایسی ہے جو نعوذ باللہ دین سے دور ہٹی ہوئی ہے۔ اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ہمارے اندر معمولی تعداد بھی ایسی ہو جو دین پر نہ چلنے والی ہو تو باقیوں کو بگاڑ سکتی ہے۔ اور پھر فکر اُس وقت بڑھتی ہے جب یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھ بھی رہی ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں تک دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج ہر اُس احمدی کا فرض ہے جو تقویٰ پر قدم مارنے والا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی پناہ کی راہیں تلاش کرنے والا ہے کہ اُن تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرے، اُن کو پڑھے اور اُن کو تلاش کرے جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئیں اور جن کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے بیان فرمائی۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوجاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بنانا ہے تو تقویٰ پر چلنا ہوگا، دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہوگا۔ جماعت احمدیہ میں جیسا کہ میں نے کہا بڑے لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے دکھاتا ہے کہ اُن کی دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور اُن کی ضرورتیں بھی پوری فرماتا ہے، اُن پر فضل بھی فرماتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی مرد اور عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنا قرار دیا ہے تو ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، بلا استثنا ہر مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑے اور اپنے بچوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کی کوشش کرے۔ جس معاشرے میں رہ رہی ہیں، اس معاشرے کو بھی ہم نے بدلنا ہے۔ اس میں بھی انقلاب لانا ہے۔ صرف پاکستانی احمدیوں کی یا چند فجیئن احمدیوں کی جماعت، جماعت احمدیہ نہیں ہے، بلکہ ہمارا مقصد بہت بلند ہے۔ ہم نے اس ملک کو تبلیغ کرکے احمدیت اور حقیقی اسلام میں لانا ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی۔ نہ کہ ان کی جو تعلیم ہے اور ان کی جو روایات ہیں اُن میں بہہ جائیں۔ اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہم نہ بنائیں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والا نہ بنائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ نے ترقی کرنی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اگر ہم نے اس الٰہی تقدیر کا حصہ بننا ہے تو پھر ہر احمدی عورت کو چاہئے اور ہر مرد کو چاہئے، ہر جوان اور ہر بوڑھے کو چاہئے کہ اپنے حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے کے مطابق قومیں تیار ہورہی ہیں جو جلد اس سلسلہ میں آملیں گی اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی بن جائیں گی۔ آپ میں سے اکثریت جو پرانے احمدیوں کی ہے، بلکہ اکثریت کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے اگر آپ نے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ ڈھالا تو دوسرے آکر آگے نکل جائیں گے۔ پس بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو بڑھانے کے لئے اپنے طور پر بھی لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ میں چند مثالیں آپ کو پیش کردیتا ہوں جس سے پتا چلتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ رہنمائی فرما کر عورتوں اور لڑکیوں کو جماعت احمدیہ میں شامل فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اُن پر ظاہر کر رہا ہے۔ پس یہ جماعت احمدیہ کوئی معمولی جماعت نہیں، اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس نے بڑھنا ہے اور اس کا بڑھنا اُسی وقت صحیح ہوگا جب اس کا ہر فرد نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو۔ آج ہر اُس شخص کی جس کی فطرت نیک ہے اللہ تعالیٰ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے۔ چند مثالیں میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے نکالی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تیونس کی ایک راضیہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے ایک عرصہ صوفی مذہب کے ساتھ گزارا۔ دین سے تعلق اُن کو پہلے بھی تھا، دنیا داری سے متاثر نہیں تھیں۔ نیک فطرت تھیں۔ ایک عرصہ صوفی مذہب کے ساتھ گزارا۔ پھر اچانک ایک روز آپ کا چینل مل گیا۔ بعض قابلِ اعتماد لوگوں سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جماعت کی تکفیر کی۔ اب ہدایت کے لئے یہ چینل ایم۔ٹی۔اے ملا۔ (غیر تو ہمارا چینل ہدایت کے لئے تلاش کریں اور ہم جو گندے چینل ہیں اُن پر بیٹھ کے اپنی بے حیائی کے سامان کریں۔ ایسے لوگوں کی کس قدر بدقسمتی ہوگی)۔

کہتی ہیں پھر ایک روز میرے بیٹے، میرے کمسن بیٹے نے خواب دیکھی کہ ہم ایک کار میں بیٹھے ہیں جسے مصطفی ثابت صاحب چلا رہے ہیں۔ مجھے سمجھ آگئی کہ میں سیدھے راستے پر ہوں۔ چنانچہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئی۔

❁ پھر ایک مصر کی عزیزم صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میری بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ 2011ء میں ایک روز ٹی وی کے مختلف چینلز بدل رہی تھی کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے پر مصطفی ثابت صاحب کا پروگرام ''اَجْوِبَه عَنِ الْاِیْمَان'' چل رہا تھا۔ اس کے بعد ایم۔ٹی۔اے دیکھتی رہی۔ اور ''الحوار المباشر'' بھی پسند آیا جس میں مختلف ادیان کے لوگوں سے گفتگو ہورہی تھی۔ میں بھی باقی لوگوں کی طرح عیسیٰ کے نزول کی منتظر تھی۔ احمدیوں کی اس بارہ میں باتیں تو بہت معقول تھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کی بات سمجھنا مشکل تھا اور ایک روز ایم۔ٹی۔اے پر ذکر ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام بھی کرتا ہے اور اس پر مجھے ایک پرانی خواب یاد آگئی۔ 2003ء میں رمضان میں ایک روز نماز پڑھنے مسجد گئی تو وہاں عورتوں کے رویہ سے

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ میں دنیا کو دکھادوں کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
LJ
SIGN OF PURITY
Since 1948
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

بیزار ہو کر فیصلہ کیا کہ آئندہ گھر پر ہی نماز پڑھا کروں گی۔ (یہاں ایک میں وضاحت بھی کر دوں کہ بعض ہماری نئی احمدی جو نو احمدی ہوتی ہیں، بلکہ بعض فجین بھی مجھے شکایت کرتی ہیں کہ جب وہ مسجد میں آتی ہیں، تو جو پاکستانی تعداد زیادہ ہے، وہ اردو میں زیادہ باتیں کرتی ہیں۔ حالانکہ آج کل کی نوجوان لڑکیوں کو انگلش بھی آتی ہے اور اُن کی زبان میں بات کرنی چاہئے۔ جب کوئی غیر بیٹھا ہو تو پھر کوشش یہی کرنی چاہئے کہ اُنہیں کی زبان میں بات ہو۔)

بہر حال کہتی ہیں چنانچہ نماز اور دعا کے بعد سو گئی تو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں ایک روشن کھڑکی کھلی ہے جس کا رنگ سفید اور شکل بیضوی ہے اور ایک منادی کہہ رہا ہے کہ میں تیرا رب ہوں۔ میں نے سجدہ کیا اور تین دفعہ کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ بیدار ہوئی تو بہت خوش اور حیران تھی۔ اللہ کی شفقت اور مہربانی دیکھ کر یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے بہت قریب ہے اور دعا کرنے والوں کی دعا کا جواب دیتا ہے۔

اس خواب کے ایک دن بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان پر اڑتا ہوا آیا جس کے بال اور داڑھی سیاہ تھے۔ اُس کے سر سے میزائل نکل رہے تھے اور اوپر جا کر آسمان کو منور کر رہے تھے۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ میں مسیح ہوں۔ میں نے خیال کیا کہ وہ مسیح ناصری ہے اور یہ قربِ قیامت کی نشانی ہے۔ پھر دل میں سوچا کہ عیسیٰ مسیح میرے پاس کیوں آئے ہیں۔ تعبیر الرؤیا کی کتب میں تعبیر دیکھی۔ مگر مجھے خدا کی کسی کے ساتھ کلام کرنے کی تعبیر کہیں نہ ملی۔ لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ خدا کسی سے کلام نہیں کرتا اور یہ عقیدہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفتِ کلام جو ہے، وہی جب آجکل کے مسلمانوں نے بند کر دی ہے تو انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا کرنا ہے؟ بہر حال کہتی ہیں تاہم مسیح علیہ السلام کو دیکھنے کی یہ تعبیر معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ایسی خواب دیکھنے والے کو حکمت اور نیک اولاد عطا فرمائے گا۔ پھر مجھے ایم۔ٹی۔اے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا وہ مسیح موعود علیہ السلام تھے، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی۔

❁ پھر بشکیت صاحبہ ہیں الجزائر کی کہتی ہیں کہ بیعت سے قبل میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام سے قبل بہت سے انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آج جو انسانیت کی حالت اور جو فساد برپا ہے، وہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔ کیونکہ نہ تو اب اخلاق باقی رہے ہیں اور نہ ہی کوئی اسلام کی صحیح طور پر پیروی کرتا ہے۔ میرے دل میں یہ تمنا ہوئی کہ کاش اللہ تعالیٰ کسی رسول کو امت کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمائے۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب یہ دیکھیں ایک طرف بعض ہم میں سے کس طرف جا رہے ہیں اور دوسری طرف غیروں میں سے بعضوں کو دین کی کتنی فکر ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اُن کی رہنمائی فرماتا ہے)

کہتی ہیں کہ ایک دن میرے بھائی عبد العالی بشکیت نے مجھ سے نزول عیسیٰ، جنّ اور نملۃ کی حقیقت کے بارے میں تفصیل سے مجھے آگاہ کیا۔ ان کے یہ خیالات مجھے بہت بھائے اور ان میں ایک کشش محسوس ہوئی۔ پھر میں نے اپنے بھائی کے ٹیبل پر کچھ فائلیں دیکھیں، اُنہیں پڑھ کر تو میں جیسے ایک نہایت خوبصورت دنیا، بلکہ کسی جنت میں پہنچ گئی۔ جیسے جیسے میں ان باتوں کا مطالعہ کرتی گئی، میرا نفس دھلتا چلا گیا۔ دن کو میں کام پر جاتی لیکن میرا دھیان ان کتب میں اٹکا رہتا۔ پھر میرے بھائی نے مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بتایا اور سمجھایا کہ آپ ہی مسیح موعود بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ دیگر اسلامی جماعتیں جو صرف قتل و فساد کی تعلیم دیتی ہیں، اُن کے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا تو مجھے کبھی اطمینان حاصل نہ ہوا تھا۔ اس طرح مولویوں کے چینل بھی مجھے بالکل نہیں بھاتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ ایسا نورانی ہے کہ جسے دیکھ کر انسان پہلی نظر میں گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ سب سے اتنے الگ اور ممتاز نظر آتے ہیں جیسے اندھیرا اور روشنی۔ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا۔ خواب میں دیکھا۔ کوئی میرے اندر سے بلند آواز میں کہہ رہا ہے کہ یہی مہدی ہیں، یہی امام مہدی ہیں۔ اس آواز کے سبب سے میں ساری رات ٹھیک سے سوئی نہیں اور اپنے آپ سے کہتی رہی کہ میں بیعت کرتی ہوں اور میری طبیعت میں سکون اور اطمینان پھیل جاتا اور مجھے یہ بھی خوف دامنگیر رہا کہ کہیں بیعت سے پہلے مر نہ جاؤں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق دی۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہتی ہوں اور یہ لوگ کرتے بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی قرآنِ کریم کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔ اگر اردو پڑھنی نہیں آتی تو انگلش میں جو لٹریچر میسر ہے، اُس میں پڑھیں۔ اور جن کو اردو پڑھنی آتی ہے، اُس میں پڑھیں تبھی اپنی اصلاح کر سکتی ہیں کیونکہ قرآنِ کریم کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی ملتی ہے۔

❁ پھر ایک یمن کی نومبائع احمدی ہیں۔ کہتی ہیں میرے والد ایک عالمِ دین تھے۔ وہ مجھے بتایا کرتے تھے کہ امام مہدی کے ظہور کی جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اگر میری وفات کے بعد امام مہدی ظاہر ہوں تو اُن کی بیعت ضرور کرنا۔ تو میں اُن سے پوچھتی کہ وہ کیسے ظاہر ہوگا؟ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ ٹی وی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے اور اُن کو سارا زمانہ دیکھے گا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں ایک مرتبہ چینلز بدل کر دیکھ رہی تھی کہ مجھے ایم۔ٹی۔اے مل گیا جس کے ذریعہ مجھے امام مہدی کے ظہور کی بشارت ملی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور جو میرے والد صاحب نے بتایا تھا وہ پورا ہوا۔ میں نے استخارہ کیا، اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ دکھایا اور میں نے اور میری والدہ نے بیعت کر لی۔

❁ پھر تنزانیہ کی ایک خاتون ہیں۔ اب افریقہ کو لوگ کہتے ہیں کہ اَن پڑھ لوگ ہیں۔ وہاں کی ایک بڑی عمر کی غیر احمدی عورت ہماری مسجد میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں اور نمازِ جمعہ کے بعد معلم صاحب کے گھر چلی گئیں۔ وہاں کمرے میں بٹھایا، وہاں دیوار پر جماعت احمدیہ کا کیلنڈر لگا ہوا تھا۔ اُس پر ایک بڑی تصویر تھی۔ عورت نے پوچھا یہ کس کی تصویر ہے؟ کیلنڈر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفاء کی تصاویر تھیں۔ اُس خاتون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ کون ہیں۔ جب اُن کو بتایا گیا کہ آپ مسیح موعود اور مہدی امامِ وقت ہیں تو اس عورت نے کہا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مجھے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اس کے بعد خاتون نے بیعت کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس صرف یورپ میں ہی نہیں، افریقہ میں بھی اور ایشیا میں بھی اور دور دراز علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ اگر نیک نیتی سے دعا کی جائے۔ جو غیر ہیں اُن کی اگر رہنمائی فرما رہا ہے تو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر لیا ہوا ہے، اُن کی کس قدر رہنمائی فرمائے گا؟ اُن کو کس قدر توجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے راستوں کی طرف رہنمائی فرمائے گا۔ پس اس کے لئے کوشش کی بھی ضرورت ہے جو ہمیں ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ہماری ہر وقت نظر رہنی چاہئے۔ بجائے ادھر اُدھر کے چینل دیکھنے کے ایک وقت کم از کم ایسا ضرور رکھیں جب ایم۔ٹی۔اے کے خاص پروگرام بھی دیکھا کریں جو آپ کی تربیت کے لئے بہتر ہوں۔ یہ دنیا ہمارے لئے کل اثاثہ نہیں ہے۔ یہ دنیا ہی ہمارے لئے سب کچھ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اگر مقصد ہوگا تو دلوں کی تسلی ہوگی اور نہ صرف اس دنیا میں اطمینان نصیب ہوگا بلکہ اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کی آغوش میں انسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیاوی خواہشات کے بجائے ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ رکھنے والے ہوں۔ ہمارے گھر بھی جنت کا نمونہ ہوں اور اخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہم بنیں۔

خطاب کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 25 منٹ تک جاری رہا۔

❁ دعا کے بعد لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ

یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا
عَیْنَ الْھُدٰی مُفْنِی الْعِدَا

سے منتخبہ اشعار پیش کئے۔ اسی طرح مختلف دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے اور ایک بج کر 40 منٹ پر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ مجموعی طور پر 50 فیملیز کے 156 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں آسٹریلیا کی جماعتوں ایڈیلیڈ (Adelaide)، ڈارون (Darwin)، بلیک ٹاؤن (Black Town) اور پرتھ (Perth) کے علاوہ قادیان (انڈیا) سے آنے والے چار احباب بھی شامل تھے۔

ایڈیلیڈ جماعت سے آنے والے 1375 کلومیٹر، پرتھ جماعت سے آنے والے 3219 کلومیٹر اور ڈارون جماعت سے آنے والے 3929 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ پرتھ سے آنے والوں نے پانچ گھنٹے جہاز کا سفر طے کیا۔ جبکہ ڈارون سے آنے والوں نے قریباً ساڑھے چھ گھنٹے جہاز کا سفر طے کیا۔

ان سبھی ملاقات کرنے والوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

6 اکتوبر بروز اتوار 2013ء

ہفتہ 5 اکتوبر کی رات آسٹریلیا میں وقت ایک گھنٹہ آگے بڑھا ہے اور ایک گھنٹہ گھڑیاں آگے کی گئی ہیں۔ وقت کی تبدیلی کے باعث نمازوں کے اوقات میں بھی تبدیلی ہوئی ہے۔

نئے وقت کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بج کر 20 منٹ پر ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 29ویں جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ اختتامی اجلاس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر پانچ منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ احباب جماعت نے پُرجوش نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

جلسہ سالانہ آسٹریلیا کا اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طاہر احمد مجوکہ صاحب نے کی اور بعد ازاں مکرم ثاقب محمود عاطف صاحب نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ظفر مصطفی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام
سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
''گناہ کا علاج جو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں سوائے اس کے دوسرا علاج نہیں کہ خدا کی معرفت لوگوں کو حاصل ہو'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴)
طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد اور میڈل عطا فرمائے۔

درج ذیل خوش نصیب طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے میڈل اور اسناد حاصل کرنے کی سعادت پائی:

محمد شاہد حسن (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔

اطہر احمد (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔

رحیم احمد (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔

ابتسام احمد ضیاء (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔

ملک عبدالرؤوف (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ احمد مرزا (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عمیر احمد شمس (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ شیراز محمد مجوکہ (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ سید وجیہ الحسن (ہائرسیکنڈری سکول 1.1 گریڈ کے ساتھ)۔ عمیر آصف (پاکستان سے فرسٹ پوزیشن میں F.Sc کی)۔ نیّر احمد (بیچلر آف بائیومیڈیکل سائنس)۔ محمد انصر ابڑو (بیچلر آف انجینئرنگ)۔ عطاء المحسن وارث (بیچلر آف بائیومیڈیکل سائنس)۔ سید مطہر جمال (MBBS پاکستان، دوسری پوزیشن حاصل کی)۔ شہید ساہو خان (بیچلر اِن فارمیسی)۔ محمود احمد ناصر (بیچلر آف مکینیکل انجینئرنگ)۔ طارق چوہان (بیچلر آف سائنس)۔ محمد حمید احمد (بیچلر آف Applied Science)۔ عدیل احمد خان (بیچلر آف فنانس)۔ حارث نصیر ضیاء (بیچلر آف انجینئرنگ)۔ حمزہ خالق (بیچلر آف انجینئرنگ)۔ ذوالفقار محمد الکبیر (ماسٹر آف انجینئرنگ)۔ اطہر پرویز رانا (ماسٹر آف سوشل ڈویلپمنٹ)۔ ناصر احمد خان (ماسٹر آف انفارمیشن ٹیکنالوجی)۔ حیدر مسعود (ماسٹر آف فنانس)۔ شارق احمد قریشی (ماسٹر آف آرٹس)۔ ابرار احمد چغتائی (ماسٹر آف پبلک ہیلتھ)۔ مظفر احمد (ماسٹر آف انوائرنمنٹل انجینئرنگ)۔ عاطف سعود شاہد (ماسٹر آف انجینئرنگ)۔ عثمان محمود (ماسٹر آف انجینئرنگ)۔ ذیشان بلال محمود (ماسٹر آف انفارمیشن)۔ عثمان متی (ماسٹر آف آرکیٹیکچر)۔ ڈاکٹر محمد اشرف (ماسٹر آف سرجری)۔ محمد عبدالماجد (ماسٹر آف بزنس)۔ اشتیاق محمود سندھو (ماسٹر اِن آرٹس۔ پاکستان۔ پہلی پوزیشن حاصل کی)۔ ڈاکٹر مشہود شاہ (ڈاکٹر آف فلاسفی)۔ ظہیر خان (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ کلیم احمد مرزا (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ گلفام احمد (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ وجیہ احمد (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ نورالدین عباس (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ عبدالرشید (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ ڈاکٹر عمران احمد خورشید (Fellow General Practitioners)۔ ڈاکٹر عبدالعلیم خان (Fellow General Practitioners)۔ ڈاکٹر عبدالغفار چوہدری (فیلو سرجن اِن آرتھوپیڈکس)۔ ڈاکٹر محمد یعقوب ضیاء (Fellow Anaesthetists)۔ ڈاکٹر منور احمد رانا (Fellow Anaesthetists)۔ ڈاکٹر عطاء الرحمن (Fellow Physicians Medicine)۔ ڈاکٹر عامر محمود (فیلو جنرل پریکٹیشنرز)۔ محمد مرزا بن منصور (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)۔ ایک طالبہ عطیۃ الغالب بیچلر آف سائنس کا ایوارڈ ان کے والد مکرم مسعود احمد صاحب مبلغ آسٹریلیا نے حاصل کیا)

ذیلی تنظیموں کے مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں علم انعامی و سندات خوشنودی کی تقسیم

تقسیم انعامات کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مجلس انصاراللہ آسٹریلیا کے تحت مضمون نویسی کے مقابلہ میں ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے افراد کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

مجلس انصاراللہ میں سے مکرم مرزا رمضان شریف صاحب نے پہلا اور مجیب الرحمن سنوری صاحب نے دوسرا انعام حاصل کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ میں سے عثمان متی صاحب نے پہلا، مبشر احمد وینس صاحب نے دوسرا اور ملک عمران احمد صاحب نے تیسرا انعام حاصل کیا۔

اطفال الاحمدیہ میں سے عزیزم ارسلان احمد ناصر نے پہلی اور اہتشام احمد گوندل نے دوسری اور نایاب احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ النورسڈنی آسٹریلیا کو بین المجالس مقابلہ حسن کارکردگی سال 2012-13ء میں اوّل آنے پر ''علم انعامی'' عطا فرمایا۔ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا علم انعامی مجلس فضل عمر ساؤتھ آسٹریلیا کو عطا فرمایا۔ نیز مجلس انصاراللہ کے ایک مثالی ناصر مکرم صادق صاحب کو سند خوشنودی عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصاراللہ ساؤتھ آسٹریلیا کو سال 2012ء میں نمایاں کارکردگی دکھانے پر علم انعامی عطا فرمایا۔

ایوارڈز اور انعامات کی اس تقسیم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ آسٹریلیا سے اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں اپنی بات اُن آیات کے مضمون سے ہی شروع کروں گا جو ہمارے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ اس وقت ان کی تفسیر اور تفصیل تو بیان نہیں ہوگی۔ بہرحال خلاصۃً اس کے چند نکات یہاں پیش کر دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ ایک حقیقی مومن کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حوالہ سے توجہ دلائی جائے تو ایک حقیقی مؤمن ہمیشہ یہی جواب دیتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تمہارا ردّعمل یہ ہوگا، جب تمہارا یہ جواب ہوگا تو سمجھ لو کہ تمہیں تمہارا مقصد حاصل ہو گیا۔ اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر یہ کہ کسی خوف یا منافقت سے یہ نہیں کہنا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، بلکہ تقویٰ کا اظہار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی محبت اور اُس کی رضا مدّنظر رہتے ہوئے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اپنے خاندان، اپنے عزیزوں یا کسی ذاتی مفاد کی خاطر یہ اطاعت کرنے کے اظہار نہ ہوں۔ صرف وہاں اظہار نہ ہو جہاں اپنے مفادات کا فائدہ ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اطاعت کرنے کے انعام کے طور پر تمہارا مقام بلند فرماؤں گا۔ تمہیں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔ پھر یہ کہ منہ سے دعوے نہ کرو کہ ہمیں حکم ملے تو ہم یہ کر دیں گے، ہم وہ کر دیں گے۔ زبانی دعوے نہ ہوں کہ ہم جماعت کی خاطر ہر قربانی دینے والے ہیں۔ وقت آئے گا تو یہ نہ ہو کہ بہانے اور تاویلیں پیش کرنے لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے واقف ہے اس لئے اپنے قول و فعل کو ایک کرو۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو تمہاری باتوں اور بلند بانگ دعووں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وقت آئے تو ثابت کرو کہ کسی بھی قربانی سے تم پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ یاد رکھو کہ رسول کا کام اللہ تعالیٰ کے احکامات کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے اور نصیحت کرنا ہے۔ اگر لوگ اُس پر عمل نہیں کرتے تو رسول اُس کا جواب دہ نہیں ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم بات نہیں سنتے، نصیحت پر عمل نہیں کرتے تو اس کا بار تم پر پڑے گا نہ کہ رسول پر۔ پھر آگے فرماتا ہے کہ اگر بات سنو گے اور عمل کرو گے تو ہدایت یافتہ کہلاؤ گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔ اور انعام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم ایک لڑی میں پروئے جاؤ گے۔ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی اور خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو گے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اُس دین پر قائم کرے گا جو اُس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کونسا دین پسند فرمایا ہے۔ دوسری جگہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دین اسلام ہے۔ گویا خلافت کے ساتھ جڑے رہنے والے حقیقی مسلمان ہوں گے کیونکہ اسلام کی روح اکائی میں ہے اور وحدت میں ہے۔

پھر فرمایا جب تم ایک اکائی بن جاؤ گے تو تمہیں تمکنت اور مضبوطی عطا ہوگی۔ بحیثیت جماعت تمہاری طاقت مضبوطی اور اکائی ایک قوت کا اظہار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خوف کے حالات بھی پیدا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ سے تمہارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرماتا رہے گا اور خوف کو امن میں بدل دے گا۔

پھر فرمایا کہ پس تم خلافت کے انعام کے شکرگزار رہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کے نظارے دیکھتے رہو۔ فرمایا کہ اُنہیں انعام ملے گا جو حقیقی عبادت گزار ہوں گے، نمازوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے، عبادتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔

فرمایا کہ پس تم اس عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے، انعامات کے مستحق بننے کے لئے اپنی نمازوں کی طرف توجہ دو، اُنہیں قائم کرو، وقت پر ادا کرو، باجماعت ادا کرو، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔

پھر فرمایا عبادت کے معیار بلند کرنے کے ساتھ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ کرو۔ تا کہ تبلیغِ اسلام بھی ہو سکے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو سکے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ یہ باتیں اور مالی قربانیاں تبھی ثمرآور ہوں گی، تبھی تمہیں فائدہ دیں گی جب تم رسول کی کامل اطاعت کر رہے ہو گے اور اُس کے بعد نظامِ خلافت کی اطاعت کر رہے ہو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے امیر کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دیکھیں تو خلافت کی اطاعت اُسی طرح لازم ہے جس طرح رسول کی اطاعت۔ اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگر اطاعت کا یہ مادہ ہو تو بظاہر دنیاوی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق کامیابیاں عطا ہوں گی۔ اگر اطاعت نہیں اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ نہیں تو جتنی چاہے کثرت ہو، کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حوالے سے بات ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی حقیقی اطاعت ہی انعامات کا وارث بناتی ہے اور خلافت سے مستفیض کرتی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے جس کو آیتِ استخلاف بھی کہتے ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہو اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظامِ خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کے لئے یہی دلیل بہت بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی مسلمان فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے باوجود اسلام کی خوبصورت تعلیم کی تبلیغ کر رہی ہے اور پھر اس تبلیغ کے ذریعہ سے یہ تعداد ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم جہاد نہیں کرتے۔ اس وقت زمانے کی ضرورت کے مطابق حقیقی جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رُسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

ہے۔اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جو عملِ صالح کر رہے ہیں خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔اور عملِ صالح کا مطلب ہے کہ ایسا عمل جو موقع اور محل کے لحاظ سے ہو اور موقع اور محل کے لحاظ سے اس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی ہے، تلوار کے جہاد کو ختم کر دیا گیا ہے اور صرف قلمی جہاد ہی ہے جو آج وقت کی ضرورت ہے۔ میڈیا کے ذریعہ جہاد ہے جو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بار بار اطاعت پر زور دیا ہے اور پھر آخر میں جو آیت ہے اس میں نماز اور زکوۃ کے ساتھ رسول کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کو حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والے مسیح ومہدی کو قبول کر لینا تا کہ تم پر رحم ہو اور ایک لمبے عرصے کے تاریک زمانے کے بعد پھر خلافت کا نظام مسیح موعود اور مہدی معہود جو خاتم الخلفاء بھی ہے کے ذریعہ سے شروع ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس خاتم الخلفاء نے آ کر بتانا تھا کہ حقیقی اطاعت کیا ہے اور حقیقی جہاد کیا ہے اور اس کو کس طرح سرانجام دینا ہے۔ سنگاپور میں غیر از جماعت کا انڈونیشین پڑھا لکھا ایک طبقہ بھی آیا ہوا تھا، پروفیسرز تھے، ڈاکٹرز تھے، اخباروں کے نمائندے تھے۔ وہاں انہوں نے کہا کہ آپ کے خلاف یہ الزام ہے کہ آپ جہاد کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا ہم جہاد کے قائل ہیں۔ ہم جہاد کے خلاف نہیں۔ اس وقت جو جہاد کی ضرورت ہے اُس کی نوعیت بدل گئی ہے۔ اس وقت کوئی حکومت یا کوئی تنظیم اسلام پر بحیثیت مذہب حملہ آور نہیں ہے۔ سیاسی لڑائیاں ہیں، اسلام کے نام پر کوئی حملہ نہیں کیا جا رہا۔ اسلام پر حملہ اگر کیا جا رہا ہے تو تلوار کے ذریعہ سے نہیں بلکہ پریس کے ذریعہ سے، میڈیا کے ذریعہ سے، تبلیغ کے ذریعہ سے۔ اور آج ہمیں انہی ہتھیاروں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے تا کہ جو ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں اُسی سے ہم جواب دیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا ہے کہ اس وقت قلم سے تلوار کا کام لو۔ پس یہی ہتھیار ہے آجکل کے جہاد کا، جس کے ذریعہ سے اسلام نے اس زمانے میں ترقی کرنی ہے۔ انشاء اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا نتیجہ ہی ہے جو جماعت ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ لاکھوں لوگ اسلام میں ہر سال شامل ہوتے ہیں۔ نیک فطرت مسلمان بھی حقیقت جان کر اُس حقیقی اسلام میں شامل ہو رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا اور جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس پر آپ نے حقیقی عمل بھی کر کے دکھایا تھا۔ وہی تعلیم قرآنِ کریم میں ہے۔ دوسرے مسلمان تعداد زیادہ ہونے کے باوجود نہ تبلیغ کے کام کر رہے ہیں، نہ ہی کوئی اور اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہاں جہاد جہاد کا شور مچاتے ہیں۔ جہاد قتل وغارت نہیں ہے۔ جہاد اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اُس کی خوبصورت تعلیم دنیا پر واضح کرنا ہے۔ لیکن مسلمانوں کا اکثریتی طبقہ خاموش ہے۔ کہتا تو ہے کہ جہاد ہونا چاہئے لیکن جہاد کرتا نہیں۔ اور دوسرا طبقہ جہاد کے نام پر ظلم کر کے دنیا کے امن کو برباد کر رہا ہے اور یوں اسلام کو بھی بدنام کر رہا ہے۔ دنیا کی نظر میں یہ لوگ حقیر سے حقیر تر ہوتے چلے جا رہے ہیں کیونکہ جو حرکتیں یہ کرتے ہیں اُس کے بعد نہ ان کو کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے اور نہ ان کی کہیں کوئی پذیرائی ہوتی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا وقار دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اصل میں تو یہ جماعت احمدیہ کا وقار نہیں بلکہ اسلام کا پیغام ہے جو دنیا میں پہنچ رہا ہے اور اسلام کی تعلیم دنیا میں روشن تر ہو کے ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کی اشاعت کر رہی ہے۔ اسلام کے حق میں لٹریچر شائع ہو رہا ہے اور مخالفین کے جواب دیئے جا رہے ہیں۔ تو آج یہ جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ ایک بہت بڑا ذریعہ ہماری تبلیغ کا ایم۔ٹی۔اے ہے جو چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا رہا ہے اور دنیا اس سے متاثر بھی ہو رہی ہے۔ خود مسلمانوں کو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے حقیقی اسلام کی تعلیم کا پتا چل رہا ہے۔ باوجود اس کے کہ دوسرے مسلمان اکثریت میں ہیں ان کے سر جھکے ہوئے ہیں کیونکہ کوئی بھی اعتراض جو اسلام پر ہو، اس کا جواب دینے کے قابل نہیں۔ لیکن اب جب سے ایسے لوگوں نے جن تک ایم۔ٹی۔اے کی رسائی ہے یہ لکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم اپنے سر اونچے کر کے چلنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس کی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو احمدی تو نہیں ہوئے لیکن تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ بعضوں نے ان کو سن کر احمدیت قبول کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الجزائر سے ہمارے ایک دوست عبدالکریم صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 2007ء میں ایک روز اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا اتفاق ہوا جہاں تین نوجوان گفتگو کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ امام مہدی ظاہر ہو گیا ہے۔ ان کی باتوں نے ہلا کر رکھ دیا۔ ہانی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی غلط روایات کا ردّ کر رہے تھے جنہوں نے ایک عرصے سے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔ مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں کئی سوال پیدا ہوئے۔ سارا پروگرام دیکھا اور آہستہ آہستہ شکوک دور ہو کر یقین بڑھتا چلا گیا۔ پھر مصطفی ثابت صاحب کی کتاب **السیرۃ المطہرۃ** میں آیت میثاق النبیین کی تشریح پڑھی تو گویا اُس نے ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد ایم۔ٹی۔اے کے یہ پروگرام ریکارڈ کرنے شروع کر دیئے اور ان کو بار بار سننا شروع کیا۔ گھر والوں کو بتایا تو انہوں نے بھی فوراً قبول کر لیا لیکن کامل یقین نہ کیا۔ وقت گزرتا گیا اور سوالات ذہن میں رہے اور فیصلہ کیا کہ ان کے حل ہونے پر بیعت کروں گا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میری غلطی تھی کہ میں نے انتظار کیا۔ مجھے فوراً بیعت کرنی چاہئے تھی۔

پھر یمن سے ایک علی صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ خدمت کرنے والوں کا میں جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ تمام کارکنان کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ ابھی تک جماعت احمدیہ کی جتنی بھی کتب کا مطالعہ کیا ہے، اُن میں مجھے اپنی گم شدہ چیزیں ملیں اور ان کتابوں سے حقیقی اسلام نظر آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب دیکھیں اگر آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے منسلک کر لیں گے تو ہر احمدی کا علم بھی بڑھے گا۔ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کا علم بھی بڑھے گا۔ اس لئے میں بار بار کہا کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے پر جو ہم اتنا خرچ کرتے ہیں تو ہر احمدی کو روزانہ کچھ وقت مقرر کر کے اس کا کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور سننا چاہئے۔

پھر ایک عرب ملک کے احمد صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں پہلی مرتبہ آپ سے ہم کلام ہو رہا ہوں۔ پہلی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کی تفاسیر احسن ترین تفاسیر ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ تک یہ خوشخبری بھی پہنچانا چاہتا ہوں کہ آپ کے اس چینل کو دنیا میں عربی بولنے والے ملینز کی تعداد میں دیکھتے اور سنتے ہیں۔ اور اس بات میں ذرّہ بھی شک نہیں ہے کیونکہ میں نے بیشمار لوگوں سے اس بارے میں سنا ہے اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

پھر الجزائر سے ایک دوست کمال صاحب کہتے ہیں میں عمازیری الجزائری نوجوان ہوں۔ بیس سال کی عمر تک تو میں اسلام کو جانتا تک نہیں تھا۔ پھر کچھ علماء کی سی ڈیز اور ایک اسلامی چینل کی وجہ سے کچھ اثر ہوا۔ مگر چند ماہ تک یہ اثر زائل ہو گیا کیونکہ مجھے محسوس ہوا کہ ان کی باتوں میں باہم بھی تضاد ہے، نیز وہ عقل سے بھی ٹکراتی تھیں۔ پھر میرا تعارف 'حوار المباشر' کے توسط سے جماعت احمدیہ سے ہوا۔ میں گاہے بگاہے ایم۔ٹی۔اے دیکھتا تھا۔ ایک دن ایک سلفی مولوی کو دیکھا کہ وہ جماعت کے خلاف گند بک رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہ آئی کہ کیوں یہ مولوی گالیاں دیتے ہیں اور جماعت کے عقائد کے بارے میں بات نہیں کرتے۔ میں نے ایم۔ٹی۔اے کو مزید دیکھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔ اب انٹرنیٹ کی سہولت حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا اور اپنی کمیاں دور کیں اور شرائطِ بیعت پر پوری طرح کاربند ہونے کا عزم کیا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روحانی پرندے پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ میری حالت تو اس شخص کی سی ہے جو سویا ہوا جاگے تو سورج کو اچانک اپنے سامنے چمکتا ہوا پائے۔ میری تو ایک ہی خواہش ہے کہ میں شرائطِ بیعت پر پوری طرح کاربند ہوں۔ (یہ ہے نئے آنے والوں کا معیار۔)

پھر ایک عرب دوست عبداللہ صاحب لکھتے ہیں۔ تقریباً دو سال قبل میں ٹی وی پر مختلف چینل گھما رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیۃ مل گیا۔ شروع میں تو کوئی توجہ نہیں دی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ''الحوار المباشر'' اور ''لقاء مع العرب'' پروگرامز میں مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی بات کو سنا اور ایسی عظیم تفسیرِ قرآن سنی جو سیدھی دل میں جا بیٹھی۔ قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی شرح سن کر روز بروز بصیرت میں اضافہ ہونے لگا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ نئی پیدائش ہو رہی ہے۔ دعا اور نماز کا حقیقی ادراک نصیب ہوا اور میرے دل نے گواہی دی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں میں قرآن وحدیث کی روشنی میں تبلیغ شروع کر دی۔ مگر وہ بالمقابل قصے کہانیاں اور خرافات پیش کرتے۔ میں نے ایم ٹی اے سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ حقیقت میں یہ سب علوم وہی خزائن ہیں جو مسیح موعود لٹانے آئے تھے۔ پس مبارک ہو اُسے جو سنے، سمجھے اور قبول کرے۔ میں گھر پر ہی نماز پڑھتا ہوں اور دعائیں کرتا ہوں۔ (یعنی اب وہ وہاں باجماعت مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا نہیں چاہتے کیونکہ اس میں منافقت ہے اور وہ احمدی ہو گئے ہیں۔)

☆ پھر مراکش کے ایک دوست انس صاحب کہتے ہیں کہ جماعت سے میرا پہلا تعارف ایم۔ٹی۔اے العربیہ کے ذریعہ 2010ء میں ہوا۔ مجھے احمدی طرزِ فکر بہت پسند ہے۔ خصوصاً وہ پروگرام جو ایم۔ٹی۔اے پر عیسائیت کے بارے میں آتے ہیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہے۔ جو تصویر ایم۔ٹی۔اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دکھائی جاتی ہے وہ میرے لئے ایک surprise ہے کیونکہ اٹھارہ سال قبل میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے دائیں ہاتھ میں تلوار تھی اور بائیں ہاتھ میں نیزہ۔ وہ میری طرف بڑھ رہا تھا سو میں بھی اُس کی طرف بڑھا۔ اور تیزی سے بڑھتے ہوئے اُن کے داہنے ہاتھ سے تلوار لے لی۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے۔ جب میں جاگا تو اس خواب کا میرے دل پر بہت اثر تھا۔ میں نے سوچا کہ یہ شکل ضرور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔ پھر جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو یہ ہو بہو وہی شکل تھی جسے میں نے اٹھارہ سال قبل خواب میں دیکھا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر عرب ہی نہیں افریقہ کے ممالک میں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے۔ برکینا فاسو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان نے بیعت کی ہے۔ جب اُن سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں ہمیشہ اس بات پر غور کرتا تھا کہ آخر کیوں سب مسلمان صرف احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ایک روز میں نے ریڈیو احمدیہ پر خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنا جس میں حضور نے (یعنی میری بات بتا رہے ہیں) کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مغربی پروپیگنڈے کا جواب دیا تھا اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنانے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ سن کر میں نے سوچا کہ اس قدر حکمت اور دانائی کی نصیحتیں تو آج تک ہمیں کسی مولوی نے نہیں کیں۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر ہر ہفتہ خطبہ سننا شروع کر دیا اور باقاعدگی سے سنتا رہا۔ ان خطبات نے میری کایا پلٹ دی ہے اور میں نے بیعت کر لی۔ مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات ان خطبات سے مل گئے۔ یہ سب احمدیوں کے

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

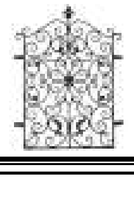

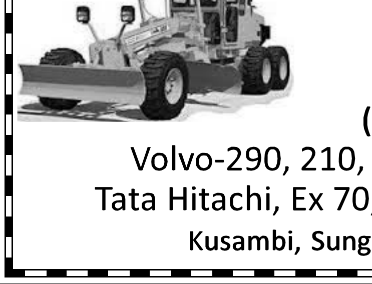
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

مخالف اس لئے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی ایک سچی جماعت ہے۔ اور سچوں کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے۔

پھر اردن کے بہت بڑے اخبار ''الرائ'' نے اپنے 3رفروری 2013ء کے شمارے میں ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام ''الحوار المباشر'' کے بارے میں لکھا کہ جماعت احمدیہ جو انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں قائم ہوئی کا معاملہ چاہے کچھ بھی ہو اور مرزا غلام احمد کے دعویٰ کے بارے میں ہماری رائے کچھ بھی ہو، مگر یہ بات عیاں ہے کہ اس جماعت کے بعض افراد اور عیسائی پادریوں کے درمیان تورات اور انجیل کے بارے میں ہونے والی گفتگو نے ثابت کر دیا ہے کہ کلیسا کا لاہوتی نظریہ نہایت بودہ، منطق اور علم سے عاری اور ازمنہ وسطیٰ کی پیداوار ہے۔ جیسا کہ سب پر واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کے علمِ کلام کے دو پہلو ہیں، ایک پہلو وہ ہے جس میں وہ امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اپنے عقائد کے حق میں دلائل پیش کرتے ہیں اور اس کے بارے میں ہم اُن کے سامنے ٹھہر کر کئی طرح سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ (یہ بھی ان کا غلط خیال ہے۔ بہرحال اپنے پڑھنے والوں کے لئے انہوں نے لکھ دیا۔ ورنہ یہ یہاں بھی ٹھہر نہیں سکتے) جبکہ ان کے علم کلام کے دوسرے پہلو میں یہ لوگ کتابِ مقدس کی روشنی میں یہودی اور عیسائی عقائد پر بحث کرتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مناظروں کو عیسائی پادریوں کے بالمقابل واضح برتری حاصل ہے۔ پادریوں کے مقابلہ میں کیا معلومات کی وسعت میں اور کیا منطق اور دلیل کی قوت میں ہر لحاظ سے اُن کو واضح برتری حاصل ہے۔ احمدی چینل دیکھنے والا ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ اختلافی مسائل کے بارے میں بحث کے دوران احمدی مناظرین میں روحانی بردباری اور حسنِ اخلاق کی خوشبو نظر آتی ہے۔ اور دلیل اور منطق کی قوت اُن کے پاس ہے۔ شاید یہ چینل اس بات میں منفرد ہے کہ اس پر گفتگو کرنے والوں کے پاس پادری زکریا پطرس کے اعتراضات کے بے شمار جواب ہیں۔ خصوصاً اُن اعتراضات کے جوابات جو اس پادری نے قرآنِ کریم کی زبان کے بارے میں کئے ہیں۔ (ہم ہر اُس اعتراض کا جو قرآنِ کریم پر کیا جائے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا جائے جواب دیتے ہیں۔ ہم کسی کے خلاف نہیں بولتے لیکن جہاں اسلام پر حملہ ہو گا ہم ضرور اُس کا جواب دیتے ہیں۔ مقابلے میں جواب دینا پڑتا ہے لیکن اصل تبلیغ یہی ہے کہ اسلام کی خوبصورتی دنیا پر واضح کی جائے۔)

پھر لکھتے ہیں کہ ''الحوار المباشر'' پروگرام کے دوران دینی اختلافات اور بحث کا یہ تجربہ ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ باہم دینی اختلاف رکھنے والے لوگوں کو اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے اور عقلی اور شعوری بنیادوں کو سمجھنے کے لئے ''الحوار المباشر'' کی طرز پر گفتگو کریں۔ بات کو سمجھنا اور دوسرے فریق کے ساتھ افہام وتفہیم کا رویہ اپنانا ہی دوسری قوموں اور تہذیبوں سے تعارف کا دروازہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: یایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقٰکم۔

آجکل عربوں کے بہت سے چینل ہیں لیکن ان میں سے اکثر کم علمی، تنگ نظری کا نمونہ ہیں۔ ان کے یہ چینل بے راہ روی پھیلاتے اور طرح طرح کے جاہلانہ اور اخلاق سوز پروگرام پیش کرتے ہیں۔ (اس کے باوجود کہ اخلاق سوز پروگرام پیش کر رہے ہیں یہ مسلمان ہیں اور ہم جو قرآنِ کریم کی پُرحکمت تعلیم کو دنیا پر واضح کر رہے ہیں، ہم غیر مسلم ہیں) کہتے ہیں کہ لیکن ان کے برخلاف اور شاذ ونادر کے طور پر مفید گفتگو پیش کرنے والا الحوار المباشر کا پروگرام بھی ہے جو کہ احمدیوں کے چینل پر آتا ہے۔ ہم پسند کرتے ہیں کہ اس طرح کے پروگرام بکثرت ہوں تا کہ یہ ایسی نورانی لہر بن جائیں جس کے سوا کوئی اور چیز ظلمات اور اندھیروں کو دور نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ سب جاننے والے جانتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب یہ اُن کا تبصرہ ہے۔ اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے بیشک انکار کریں لیکن ماننے پر مجبور ہیں کہ اسلام کی حقیقی تبلیغ اور جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم جماعت احمدیہ ہی پیش کر رہی ہے اور مخالف کے مقابل پر اسلام کے دفاع کے لئے جماعت احمدیہ ہی کھڑی ہے۔ یہ تو اپنوں کے اور مسلمان کہلانے والوں کے خیالات ہیں جن میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق بھی عطا فرما دی لیکن میں مختلف موقعوں پر اپنے مختلف خطابات میں، تقریروں میں، مختلف فنکشنز میں بھی پیش کر چکا ہوں کہ غیر مسلم بھی یہ برملا اظہار کرتے ہیں اور یہ اظہار ''ریویو آف ریلیجز'' میں بھی چھپتے رہے ہیں۔ بعض رپورٹوں میں بھی چھپتے رہے ہیں کہ آج غیر مسلم ہمیں یہ کہتے ہیں کہ حقیقی اسلام کا آج پتا چلا ہے، ورنہ ہم اسلام میں جہاد کے نظریے کو دہشت گردی اور قتل و غارت ہی سمجھتے تھے۔ یہاں بھی مجھے یہاں کے پریس کے بعض نمائندوں نے سوال کیا کہ یہ اسلام جو تم پیش کر رہے ہو یہ تو مختلف ہے۔ میرا ان کو یہی جواب ہوتا ہے کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔ دو دن پہلے یہاں کے بڑے چینل اے بی سی کے نمائندے آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی یہی کہا اور ساتھ یہ کہنے لگے کہ لیکن ایک بات ہے کہ آسٹریلین لوگوں کو تمہارا یہ پیغام پہنچ نہیں سکا۔ پس یہ بات ہمارے لئے شرمندگی والی ہے کہ ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ یہ خوبصورت پیغام کیوں نہیں ہمیں پہنچایا جا رہا۔ اُس کو تو میں نے کہا کہ اب تم نے میرا انٹرویو لیا ہے تو اس کو پہنچاؤ اور تمہارے ذریعہ ایک طبقہ تک تو پہنچے گا لیکن بہرحال ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس پیغام کو پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے بھی ہیں۔ خلافت کے نظام کے ذریعہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ پہنچنے کے وعدے بھی ہیں۔ لیکن ہر جگہ ہر ایک احمدی کا بھی فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچائے۔ کیونکہ وعدے مشروط ہیں۔ ایک حد تک تو پورے ہوں گے لیکن وہ لوگ جو اس پر اپنے آپ کو شامل نہیں کریں گے، اُس سے باہر کر رہے ہوں گے۔ دیر سے وہ وعدے پورے تو ہو جائیں گے لیکن جو نہ عمل کرنے والے ہیں، وہ محروم ہو جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے تعارفی لیف لٹس ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے۔ ابھی ایک صاحب نے بیس ہزار تقسیم کئے اُن کو انعام بھی ملا۔ لیکن میں نے تو یہ کہا تھا کہ ایک سال میں کم از کم بڑے ممالک جو ہیں وہ پانچ فیصد اور چھوٹے ممالک دس فیصد آبادی تک اسلام کا یا امن کا پیغام پہنچائیں۔ بعض جماعتوں نے تو یہ کام کیا ہے کہ ملینز کی تعداد میں یہ پیغام پہنچا دیا ہے اور دنیا اُن کو جاننے لگ گئی ہے۔ بعض جماعتیں سینکڑوں میں ہیں لیکن اُنہوں نے لاکھوں میں یہ پیغام پہنچایا ہے۔ آپ ابھی تک ہزاروں میں پہنچے ہوئے ہیں یا لاکھ دو لاکھ تک بھی اگر پہنچ گئے تو یہ کوئی کمال نہیں ہے۔ اس کو بڑھانا چاہئے۔ تمام ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اس میں تیزی پیدا کرے کہ دس فیصد تک ہر سال پیغام پہنچائیں۔ اور اگر آپ یہ ٹارگٹ رکھیں گے تب بھی آپ کو اس ملک میں جماعت احمدیہ کا یا اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کے لئے دس سال کا عرصہ چاہئے۔ دنیا چاہتی ہے کہ اب اُس تک یہ محبت اور پیار کا پیغام پہنچے، اسلام کی حقیقی تصویر پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یاد رکھیں کہ بیشک تبلیغ کے اور ذرائع بھی کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی دنیا میں سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی فرما رہا ہے جیسا کہ میں نے بعض واقعات بھی پیش کئے ہیں۔ لیکن ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ ہر تحریک جو خلافت کی طرف سے ہوتی ہے اُس کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ ضروری نہیں کہ جماعتی نظام پہلے توجہ دلائے۔ افراد بھی نظام کے پیچھے پڑ جائیں کہ ہمیں اس تبلیغی مہم میں شامل کرنے کے لئے مواد مہیا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ وعدہ نماز اور مالی قربانی کے ساتھ ہے۔ یعنی ہمارے کام میں برکت اُس وقت پڑے گی جب ہم اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کو بوجھ اور ٹیکس سمجھ کر نہیں ادا کریں گے بلکہ ایک لذت اور حظّ اس میں محسوس کر رہے ہوں گے اور اس کی ادائیگی سب سے بڑی ہماری ترجیح ہو گی نہ کہ دنیا کے اور کام۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہم میں سے ہر ایک کو اُس مقام تک پہنچنے کی ضرورت ہے اور کوشش کرنی ہو گی، جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھنا چاہتے ہیں۔ بعض نئے آنے والے جب اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح احمدیت قبول کرنے کے بعد اُن کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا اور کس طرح اُن کو نمازوں میں حظّ اور سرور حاصل ہونا شروع ہوا، تو ان چیزوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک لبنانی نو احمدی نے لکھا کہ پہلے میں نماز پڑھتا تھا تو زیادہ سے زیادہ تین منٹ لگتے تھے، اور اب یہ حال ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی 'تفسیر سورۃ فاتحہ' پڑھنے کے بعد گھنٹہ مجھے سورۃ فاتحہ پڑھنے میں گزر جاتا ہے۔ اب مجھے نماز کی بھی حقیقت سمجھ آئی ہے اور قرآن کی بھی حقیقت سمجھ آئی ہے۔

ایک عرب ملک کے دوست لکھتے ہیں کہ تقریباً دو سال قبل میں ٹی وی پر مختلف چینل گھما رہا تھا کہ ایم۔ٹی۔اے العربیہ مل گیا لیکن میں نے شروع میں تو کوئی توجہ نہ دی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ''حوار المباشر'' اور ''لقاء مع العرب'' پروگرامز میں مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی بات کو سنا اور ایسی عظیم تفسیرِ قرآن سنی جو سیدھی دل میں جا بیٹھی۔ اور روز بروز قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی شرح سن کر بصیرت میں اضافہ ہونے لگا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ نئی پیدائش ہوئی ہے (اور یہ پیدائش ہونی چاہئے ہر احمدی کی، کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد ہی یہی تھا)

پھر کہتے ہیں کہ دعا اور نماز کا حقیقی ادراک نصیب ہوا اور میرے دل نے گواہی دی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ اور آپ کی بعثت کے دلائل واضح ہیں۔ آپ کی بعثت کے بارے میں بہت سی احادیث میں پہلے پڑھ چکا تھا۔ اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں میں اس مامورِ ربانی کی تبلیغ قرآن و حدیث کی روشنی میں کرنی شروع کر دی۔ اور وہ بالمقابل قصوں، کہانیوں اور خرافات کو پیش کرتے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں حق پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو یہ انقلاب ہے جو دنیا میں آ رہا ہے اور اُن لوگوں میں آ رہا ہے جو اپنی بیعت کی حقیقت کو سمجھ رہے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑ کر خلافت کی اہمیت کو بھی پہچان رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کی تسکینِ قلب کے سامان بھی پیدا فرما رہا ہے۔ تسکینِ دل کے لئے روپیہ پیسہ نہیں چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل چاہیئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش کرنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی کامل فرمانبرداری سے، اُس کی کامل اطاعت سے ملتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر جماعت سے جڑنے کا عہد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعام کا فیض پانا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہوں گے۔ دنیا کے جو کام ہیں ان کو ثانوی حیثیت دینی ہو گی اور عبادت کو مقدم کرنا ہو گا۔ پھر اجتماعی عبادت ہے تو اس کی مثال جمعہ کی نماز کی ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان میں آخری جمعہ پڑھ لیا اور فارغ ہو گئے۔ بلکہ باقاعدگی سے ہر جمعہ کوشش کر کے ہر ایک کو پڑھنا چاہئے اور پھر جو خطبہ جمعہ کا آتا ہے۔ میں نے کچھ واقعات بھی سنائے کہ کس طرح ایک شخص نے کہا کہ میرے ہر سوال کا جواب مل گیا اور میری تربیت ہوتی رہی۔ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں جو خطبے کا پیغام پہنچتا ہے یہ بھی سنیں۔ کہیں دن ہے، کہیں رات ہے، لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ بیک وقت پہنچ رہی ہے۔ دنیا کے اس براعظم میں گزشتہ خطبہ جو میں نے دیا وہ تمام دنیا نے دیکھا اور سنا۔ یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خطبہ

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

میں دنیا کے حالات کے مطابق رہنمائی ہوتی ہے اور یہ رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اُس کے فضل سے ہوتی ہے۔ مختلف موضوعات ہیں جن پر خطبات دیئے جاتے ہیں۔ دنیا کے مسائل ہیں، اُن کے لئے دعاؤں کی تحریک ہے یہ سب اجتماعی عبادت ہے۔ اس کا نظارہ آج جماعت احمدیہ کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادتوں کے ساتھ زکوۃ اور مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دو تو تمہیں ترقیات نصیب ہوں گی۔ جماعت کی مالی تحریکات دنیا میں محروموں اور غریبوں کی خدمت کے لئے کئی پراجیکٹ چلا رہی ہیں اور پھر تبلیغ کا ذکر ہو چکا ہے۔ تو اس کے لئے بھی مالی تحریکات سے ہی اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے میدانِ جہاد کے لئے مبلغین تیار کئے جاتے ہیں۔ آج دنیا میں ہندوستان میں، پاکستان میں، کینیڈا میں، یو۔کے میں جرمنی میں گھانا میں ایسے جامعات ہیں جہاں مبلغین سات سال کورس کر کے تیار ہوتے ہیں۔ پھر مختلف ممالک میں معلمین کے لئے علیحدہ ادارے ہیں۔ تو ان سب کی تعلیم کا نصاب بھی ایک ہے۔ یہ بھی ایک اکائی ہے اور جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لوگ علم حاصل کر رہے ہیں، دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ایک اکائی کی طرف ایک ہی نصاب کو فالو کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا کا ذکر کرنا میں بھول گیا، وہاں بھی جامعہ ہے۔ پس یہ اکائی بھی خلافت کے نظام کی وجہ سے ہے۔ پھر قرآنِ کریم کے تراجم ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔ ہر ایک کو اسلام کی حقیقی تعلیم اور قرآنِ کریم کا حقیقی پیغام اُن کی اپنی زبان میں پہنچایا جا رہا ہے۔ پھر مختلف لٹریچر ہے۔ پھر ایم۔ٹی۔اے کا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اس کے ذریعہ سے تو تربیتی اور تبلیغی کام بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ میں نے کچھ واقعات پیش کئے تھے۔ بعض کچھ واقعات اور بھی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔

کویت سے منصور صاحب ہیں لکھتے ہیں۔ انہوں نے مجھے ہی لکھا ہے کہ میں نے تین ماہ سے ایم۔ٹی۔اے دیکھنا شروع کیا جس نے مجھے اندھیروں اور توہمات سے نکال کر روشنی عطا فرمائی۔ نماز جو اس سے قبل ایک جسمانی exercise سے زیادہ کچھ نہ لگتی تھی، اب اس میں روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قریش کے درمیان ہوں۔ کیونکہ جن لوگوں سے بھی میں بات کرتا ہوں، وہ میری مخالفت کرتے اور کافر ٹھہراتے ہیں۔ اور جس بات نے مجھے احمدیت کی صداقت کا قائل کیا ہے وہ مولویوں کا جماعت کے خلاف جھوٹ بولنا ہے۔ جب میں نے تحقیق کی تو دیکھا کہ آپ لوگ حق وصداقت پر ہیں۔

پھر مراکش سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری والدہ اَن پڑھ ہیں اور احمدیت کے بارے میں بالکل کچھ نہیں جانتیں۔ تاہم ایک روز میں ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر بے اختیار کہنے لگیں کہ یہ تو انبیاء جیسی صورت ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو یہ خیال کیسے آیا۔ کہنے لگیں کہ بس میرے دل کا یہ احساس ہے۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل ظاہر کرتا جاتا ہے۔

پھر مصر سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں نے پانچ چھ سال قبل خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھے زور سے بھینچا اور مجھے ایک خالی جگہ لے گئے۔ اُس وقت بعض خاص حالات کی وجہ سے میں غصہ میں تھا۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس سامنے والی عمارت کی طرف دیکھو۔ اُسی وقت وہاں سے ایک شیطان کی سی شکل کا مسخ شدہ انسان نکلا۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان غصہ میں ہوتا ہے تو اُس وقت یہ شیطان اُس پر غالب ہوتا ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غصہ نہ کیا کرو۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دھرائی۔ پھر آپ نے مجھے گلے لگایا اور چلے گئے۔ میں خوشی سے کہنے لگا کہ میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نصیحت فرما رہے تھے۔ پھر کہتے ہیں جب میں جاگا تو سوچنے لگا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل تو نہیں تھی۔ میں نے کسی اور کو خواب میں دیکھا ہے۔ مجھے اُس وقت کچھ سمجھ نہ آئی۔ کچھ مدت کے بعد میں ٹی وی پر چینل بدل رہا تھا تو میں نے اپنے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی۔ میں نے کہا۔ خدایا یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس کے باوجود میں نے بیعت نہ کی۔ یہ چار سال قبل کی بات ہے۔ اب چند دن پہلے کی بات ہے کہ میں نیند سے جاگا تو کسی کو زور سے یہ کہتے ہوئے سنا۔ تم ہر چیز پر ایمان رکھتے ہو، مگر مرزا غلام احمد قادیانی، جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رسول بنا کر بھیجا ہے، اُن پر ایمان نہیں لاتے؟ کہتے ہیں میں اُٹھا اور میں نے اپنے بچوں کو کہا کہ تم لوگ آج سے احمدی ہو۔ میں اس بات کی تمہیں اور اپنی اہلیہ کو وصیت کرتا ہوں۔ اگر تمہیں موت آئے تو احمدی ہونے کی حالت میں آئے۔

پھر اردن سے ہمارے تمیم صاحب لکھتے ہیں کہ حنان صاحبہ ایک کویتی خاتون ہیں اور وہ اردن میں ایم فِل کر رہی ہیں۔ اُن کا جماعت سے تعارف ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ ہوا۔ بیعت کے بعد اُنہیں حقیقۃ الوحی دی گئی جو انہوں نے کویت واپس جاتے ہوئے جہاز میں پڑھنی شروع کر دی۔ بعد میں انہوں نے مجھے میسج (message) بھیجا کہ میں اس کتاب کو پڑھتی جا رہی تھی اور روتی جا رہی تھی۔ جو چاہے سورج کی لطیف اور روشن کرنوں سے منہ موڑ لے اور جو چاہے اُس سے لطف اندوز ہو لے۔ شکریہ کہ آپ لوگوں نے مجھے سورج دکھایا۔

پھر الجزائر سے اسامہ صاحب کہتے ہیں کہ حال ہی میں مجھے بیعت کی توفیق ایم۔ٹی۔اے دیکھنے سے ملی جہاں ''حوار المباشر'' پروگرام میں وفاتِ مسیح کی بات ہو رہی تھی۔ میں سوچنے لگا کہ واقعی حضرت مسیح عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں یا ابھی تک زندہ ہیں۔ بہر حال ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام خصوصاً ''لقاء مع العرب'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زبانی بڑی واضح اور معقول تفسیرِ قرآن سنی۔ اس پروگرام میں مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر بھی نظر آئی، جسے دیکھ کر مجھے ایک پرانی خواب یاد آ گئی کہ میں سونے کی چارپائی پر لیٹا ہوں اور ایک داڑھی والے بزرگ میرے گرد چکر لگاتے ہیں۔ ایم۔ٹی۔اے پر حضور علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر معلوم ہوا کہ یہی وہ بزرگ تھے اور یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا کہ ان آیات میں بار بار اطاعت کا ذکر آتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کے بعد خلافت کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اور یہاں فرمایا کہ معروف فیصلے پر عمل کرو۔ اور معروف فیصلہ وہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے۔ یہ واقعات جو میں نے چند لوگوں کے سنائے ہیں جنہوں نے بیعت کی اور اپنے ایمان اور اخلاص میں اتنا بڑھ رہے ہیں اور خلافت سے محبت اور وفا میں اتنا بڑھ گئے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور یہ سوال یا چوں چراں نہیں کرتے بلکہ خلافت کی طرف سے جو بات کی جاتی ہے اُس کو ہمیشہ معروف فیصلہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ معروف فیصلہ وہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفہ کبھی شریعت کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا۔ کیونکہ خلیفہ کا کام ہی نبی کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ جب مسیح موعود کی آمد کے ساتھ خلافت علی منہاج النبوۃ کے دائمی ہونے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کے تسلسل کو خلافت نے ہی جاری رکھنا ہے۔ پس خلافت سے وابستہ ہونا اور اس کی باتوں پر عمل کرنا ہر اُس شخص کا کام ہے جو اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہے۔ ہر اُس مؤمن کا فرض ہے جو اپنے آپ کو خلافت کے انعام کا حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔

بعض واقعات میں نے سنائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی بھی فرمائی۔ اور بہت سارے ایسے واقعات بھی آتے ہیں کہ انہوں نے خلیفہ وقت کو بھی دیکھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ خلافت کا نظام ہی ہے جو اب جاری ہو چکا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی ہے کہ یہ جاری رہنا ہے۔ میں نے سارے واقعات بیان نہیں کئے بلکہ ایک آدھ سنایا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورت پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ اسلام کی ترقی اب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے، نہ کہ کسی مولوی یا کسی گروہ اور کسی حکومت کے ساتھ۔ پس یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا کا رہنما بنایا ہے جو حقیقی اسلام پیش کر رہی ہے، جو خاتم الخلفاء کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی شرط کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے، جو انفرادی اور اجتماعی عبادتوں میں بھی ترقی کر رہی ہے اور روحانی اور مالی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے، مالی اور جانی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے بھی دکھا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا، اُس کی شرطیں پوری کرنے والے تو پیدا ہوتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی، وہ تو پوری ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن ہر احمدی کو یہ فکر بھی ہونی چاہئے کہ وہ اور اُس کی نسلیں کہیں اس شرط کو پورا نہ کر کے انعام سے محروم نہ ہو جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بڑے فکر کا مقام ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ قافلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی ترقی کو نہیں روک سکتی۔ پس جیسا کہ میں نے کہا دعاؤں کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کا حصہ بنائیں، اس کی برکات سے فیضیاب ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ مشن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت اسوے کو دنیا پر ثابت کرنا۔ قرآنِ کریم کی روشن تعلیم کو دنیا کو بتانا۔ مسلمانوں کو بھی دینِ واحد پر جمع کرنا اور غیر مسلم کو بھی خدا تعالیٰ کے آگے جھکانا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اُٹھیں اور اپنے اس فریضہ کو پورا کرنے کے لئے صرف منہ سے نہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اس کوشش میں جت جائیں۔ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عملی مظاہرہ کر کے اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جنہوں نے قیامت تک اس وعدے کے پورا ہونے کا مصداق بنتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی حاضری کا اعلان فرماتے ہوئے بتایا کہ امسال مجموعی طور پر 4027 حاضری ہے۔ اور اس میں بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 181 ہے اور 64 غیراز جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔

بعد ازاں افریقن احباب نے اپنے روایتی انداز میں دعائیہ نظم کی صورت میں اپنا پروگرام پیش کیا۔ پھر خدام الاحمدیہ کے مختلف گروپس نے باری باری دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

بیعت کی تقریب

پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوپہر دو بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جو MTA پر Live نشر ہوئی۔ آج دس مرد احباب اور چار خواتین نے بیعت کی سعادت پائی۔ مرد احباب نے حضورانور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھا جبکہ خواتین لجنہ کی مارکی میں بیعت میں شامل ہوئیں۔ ان بیعت کرنے والوں میں تین آسٹریلین،

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ایک جرمن، دو انڈین، چھ پاکستانی، ایک فیجین اور ایک Vanuatu کا باشندہ شامل تھا۔ اس کے علاوہ جلسہ میں شامل تمام حاضرین اس دستی بیعت میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا یہ تاریخی جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے تاریخ ساز ہے۔ اس برّاعظم پر یہ دوسرا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وخطابات MTA پر اس سرزمین سے Live نشر ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا سے Live نشریات کا یہ سگنل دو سیٹلائٹس، دو ٹیلی پورٹس اور BT ٹاور کے واسطہ سے MTA لندن تک پہنچا اور پھر وہاں سے قریباً بارہ سیٹلائٹس کے ذریعہ دنیا کے تمام ممالک اور زمین کے کناروں تک پہنچا۔ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ سے خطابات اور خطبہ جمعہ مجموعی طور پر قریباً پندرہ سیٹلائٹس اور ٹیلی پورٹ وغیرہ کے ذریعہ ساری دنیا میں پہنچا ہے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دنیا کے 24 مختلف ممالک سے وفود اور احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے یہاں پہنچے۔ بعض احباب اور فیملیز تو بیس سے پچیس گھنٹے کا سفر بذریعہ ہوائی جہاز طے کرکے آسٹریلیا پہنچے۔

اس تاریخی جلسہ سالانہ میں بنگلہ دیش، برونائی، میانمار (برما)، کینیڈا، فجی، سنگاپور، انڈونیشیا، ملائشیا، ڈنمارک، پاپوانیوگنی، جرمنی، غانا، انڈیا، جاپان، ماریشس، نیوزی لینڈ، ناروے، پاکستان، سیرالیون، سالومن آئی لینڈز، تنزانیہ، یوکے اور Vanuatu، اس طرح آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے 24 ممالک سے 181 احمدی احباب مرد وخواتین اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

پھر اندرون ملک سے بھی سڈنی کے علاوہ میلبورن، کینبرا، ایڈیلیڈ، برزبین، ڈارون، پرتھ اور بعض دوسرے مقامات سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کرکے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے۔ فاصلہ کی دُوری کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آسٹریلیا کے اندر ہی Darwin اور Perth کے شہروں سے بذریعہ ہوائی جہاز آنے والے احباب پانچ سے چھ گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر طے کرکے پہنچے ہیں۔ اگر یہ احباب بذریعہ سڑک آتے اور دن رات سفر کرتے تو پھر ایک طرف کا سفر چار دن کا ہے۔

بیرونی ممالک سے جو لوگ بڑے لمبے سفر طے کرکے یہاں پہنچے ہیں انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ہم اتنے لمبے سفر طے کرکے صرف اس لئے اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا اس جلسہ میں شمولیت فرما رہے ہیں۔ اگر ہمارے کوئی عزیز بھی یہاں ہوتے تب بھی ہم اتنا لمبا سفر کرکے یہاں آنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ خلیفۂ وقت سے ایک محبت اور کشش ہے جو انہیں یہاں کھینچ لائی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ للّٰہی سفر ان سب کے لئے خیر وبرکت کا موجب بناوے۔ آمین

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے اپنے دفتر تشریف لائے۔ فیملی ملاقاتوں سے قبل مسجد کے بیرونی احاطہ میں ''احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آسٹریلیا'' اور ''احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن آسٹریلیا'' کے ممبران نے دو علیحدہ گروپس میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 46 فیملیز کے 161 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیاں اور احباب آسٹریلیا کی جماعتوں کینبرا (Canberra)، بلیک ٹاؤن (Black Town)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، سڈنی، Mount Druitt سڈنی اور وکٹوریہ (Victoria) سے آئے تھے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا سے آنے والے چھ احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی ملاقات کرنے والوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 15 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو

آسٹریلیا کے نیشنل ریڈیو ABC اور نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندہ نے جمعۃ المبارک کے روز 4/اکتوبر 2013ء کو مسجد بیت الہدیٰ آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا تھا وہ آج کے دن ABC ریڈیو پر نشر ہوا۔ یہ نیشنل ریڈیو صرف آسٹریلیا میں ہی نہیں بلکہ سارے ایشین پیسفک (Asian Pacific) میں سنا جاتا ہے۔

اے بی سی ریڈیو پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کے حوالہ سے خبر نشر کی گئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کے مختلف clips بھی نشر ہوئے۔ ''جماعت احمدیہ کے عالمی رہنما کی پاکستان میں جاری فرقہ وارانہ مظالم پر اظہار تشویش'' کے عنوان سے یہ خبر اے بی سی ریڈیو کی ویب سائٹ پر بھی ڈالی گئی ہے۔

نیوز کاسٹر نے خبر نشر کرتے ہوئے کہا: احمدی مسلمانوں کیلئے اپنے لیڈر سے ملنا ایک غیر معمولی اور خاص موقع ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا گزشتہ چھ سال میں آسٹریلیا کا یہ پہلا دورہ ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی اس جماعت کے قریباً پانچ ہزار پیروکار آسٹریلیا میں موجود ہیں جبکہ اس جماعت کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں ان کی تعداد کئی ملینز ہے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ہفتہ کے آخر پر سڈنی کے مغربی حصہ میں واقع مسجد کے دورہ کے دوران مرزا مسرور احمد نے خبردار کیا کہ اگر سیریا میں جاری تصادم میں بڑی طاقتیں بھی شامل ہوگئیں تو یہ تصادم بے قابو ہوسکتا ہے۔

خبر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو میں سے درج ذیل clip سنایا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حال ہی میں تین چار ہفتے قبل میں نے ایک خطبہ دیا تھا۔ اس خطبہ کا سات، آٹھ یا اس سے بھی زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ خطبہ میں مَیں نے واضح طور پر بتایا تھا کہ شام کی صورتحال میں فریقین یعنی حکومت اور عوام دونوں کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ وہ پہلے ہی اپنے ملک کا امن برباد کرچکے ہیں اور اپنے ملک کو مزید تباہ کررہے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ تباہی پورے خطہ میں پھیلے گی۔ اور مجھے ڈر ہے کہ یہ تباہی ساری دنیا میں بھی پھیل سکتی ہے جو کہ تیسری جنگِ عظیم کا باعث بن سکتی ہے۔

اس کے بعد نیوز کاسٹر نے کہا کہ: جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے شدت پسندی کی مذمت کر رہی ہے۔ اس جماعت کے مطابق اسلام امن کو فروغ دینے والا مذہب ہے۔ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ اگر عالمی سطح پر اکٹھے ہوکر کام کیا جائے تو سیریا اور دیگر علاقوں میں شدت پسندی کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کا ایک حصہ سنایا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **انتہا پرست تو ہمیشہ سے ہی رہے ہیں لیکن ان کی اکثریت نہیں ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان میں سے کسی بھی تنظیم یا ان ممالک کے پاس اسلحہ یا بارود کی انڈسٹری نہیں ہے۔ یہ اسلحہ کہاں سے حاصل کررہے ہیں؟ واضح ہے کہ یہ مغرب سے حاصل کرتے ہیں۔ یا تو مشرقی یورپ کے ذریعہ یا پھر خفیہ طور پر لین دین ہوتا ہے جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ تو اگر بڑی طاقتیں اس شدت پسندی کو قابو میں رکھنا چاہیں تو رکھ سکتی ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ شدت پسندوں کے پاس تیل کا پیسہ نہیں ہے۔ وہی ممالک جن کے پاس تیل کا پیسہ ہے یا جو نسبتاً زیادہ دولتمند ہیں ایسے لوگوں کی مدد کررہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے شدت پسند بدعزائم کو پورا کررہے ہیں۔**

پھر نیوز کاسٹر نے کہا کہ: لیکن اس روحانی رہنما کی اصل توجہ اپنی جماعت پر ہے۔ بہت سے افراد کو پاکستان میں جہاں سے اس فرقہ کا اصل تعلق ہے وہاں احمدیوں پر جاری مظالم پر تشویش ہے۔

اس کے بعد خبر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو میں سے ایک کلپ (clip) نشر کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **2010ء میں ہماری دو مساجد میں تقریباً 90 لوگ شہید ہوگئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ وقفہ وقفہ سے بلکہ ہر دوسرے ہفتہ مجھے کسی نہ کسی احمدی کی شہادت کی خبر ملتی ہے۔ پس ان مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور یہ ظلم اس وقت تک تھم نہیں سکتا جب تک پاکستان میں کالے قانون کا خاتمہ نہ ہو۔**

اس کے بعد نیوز کاسٹر نے کہا: مرزا مسرور احمد نے کہا ہے کہ انڈونیشیا میں بھی مسلمان مُلّاؤں کی شدت پسندی سے بھی ہماری جماعت مسلسل متاثر ہورہی ہے۔ بعض خاص علاقوں میں جہاں انتظامیہ ہمارے خلاف ہے وہاں ہمارے لئے مسائل پیدا کئے جارہے ہیں۔ وہاں کے مولوی مشتعل ہیں اور جب بھی ان کو موقع ملتا ہے وہ سخت شور وغوغا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے تین احمدیوں کو مار مار کر شہید کردیا گیا تھا۔

نیوز کاسٹر نے بتایا کہ: دورۂ آسٹریلیا کے بعد مرزا مسرور احمد لندن، جہاں وہ پاکستان سے باہر جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں، واپسی سے پہلے نیوزی لینڈ اور جاپان بھی جائیں گے۔

نیشنل ریڈیو کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لکھوکہا لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ (باقی آئندہ)

سٹڈی ابراڈ
10 Years
Quality Service
2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

منصف کے اعتراضات کے جواب میں از صفحہ ۲

صحابی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے لفظی طور پر کر دیا ہے جس کے معنی ''کنجری کی اولاد'' کے ہیں ورنہ حضور علیہ السلام نے خود جو ترجمہ کیا ہے وہ اُوپر درج کیا گیا ہے۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے اگر لفظی ترجمہ کیا ہے تو آپ نے بھی برمحل اور موقع کے مطابق ہی کیا ہے کیونکہ اُس شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے حد گستاخی کی تھی۔ یہاں تک کہ مجبور ہو کر ڈاکٹر اقبالؔ کو بھی اس کے متعلق لکھنا پڑا۔

واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپ کی
بیت ساری آپ کی بیت الخلا سے کم نہیں
ہے پسند خاکروبان شعر خوانی آپ کی
تیلیاں جاروب کی لیتے وہ خامہ کے عوض
کھینچتے تصویر گر بہزاد ومانی آپ کی
راہ اپنی چھوڑ کر نکلے دہن کی راہ سے
ہے مگر بادمخالف نغمہ خوانی آپ کی
نیلے پیلے یوں نہ ہو پھر کیا کرو گے اُس گھڑی
جب خبر لیوے گا قہر آسمان آپ کی
بات رہ جاتی ہے دنیا میں نہیں رہتا ہے وقت
آپ کو نادم کرنے کی بدزبانی آپ کی
قوم عیسائی کے بھائی بن گئے پگڑی بدل
واہ کیا اِسلام پر ہے مہربانی آپ کی

(آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا صفحہ ۱۰۷ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سعد اللہ لُدھیانوی کے متعلق سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

''سعد اللہ کی نسبت میری کتابوں میں بعض سخت لفظ پاؤ گے اور تعجب کرو گے کہ اِس قدر سختی اس کی نسبت کیوں اختیار کی گئی۔ مگر یہ تعجب اُس وقت فی الفور دُور ہو جاوے گا جب اُس کی گندی نظم اور نثر کو دیکھو گے۔ وہ بدقسمت اِس قدر گندہ زبانی اور دُشنام دہی میں بڑھ گیا تھا کہ مجھے ہرگز اُمید نہیں کہ ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نسبت یہ بدزبانی کی ہو بلکہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ جس قدر خدا کے نبی دُنیا میں آئے ہیں اُن سب کے مقابل پر کوئی ایسا گندہ زبان دُشمن ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ سعد اللہ تھا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰)

بالکل یہی حال مولوی ثناء اللہ امرتسری، رشید احمد گنگوہی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، غلام دستگیر قصوری، محی الدین لکھوکے، چراغ الدین جمونی وغیرہ کا تھا جو حضور علیہ السلام کی شانِ اقدس میں دِن رات گستاخیاں کرتے تھے۔ پھر حضور علیہ السلام نے جواباً ان لوگوں کے متعلق بعض سخت الفاظ استعمال کئے ہیں اور یہی سنت انبیاء وسنت صالحین ہے۔

قرآن مجید کے سخت الفاظ

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:۔

''وَاغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ ''(التوبہ:۷۳)

کہ اِن کُفار ومنافقین پر سختی کرو۔

پھر فرمایا:

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ○ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيۡمٍ○ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ○ عُتُلٍّۢ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍ○

(القلم:۱ تا ۴)

اور تو قسمیں کھانے والے اور ذلیل طعنہ کرنے والے چغلیاں کرنے والے، نیکیوں سے روکنے والے۔ زیادتی کرنے والے، گناہ گار بدلگام اور حرام زادے کی پیروی نہ کر۔

اسی طرح مخالفین کیلئے قرآن مجید میں شَرُّ الۡبَرِيَّةِ بدترین مخلوق (البینہ:۷) كَالۡاَنۡعَامِ جانوروں کی طرح (الاعراف:۱۸۰) حَصَبُ جَهَنَّمَ جہنم کا ایندھن (الانبیاء:۹۹) وغیرہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

حدیث شریف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جو سخت الفاظ استعمال فرمائے اس سلسلہ میں ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عَنۡ اُبَیِّ ابۡنِ اَبِیۡ کَعۡبٍ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ مَنۡ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الۡجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوۡهُ بِهَنِ اَبِيۡهِ وَلَا تَكۡنُوۡا۔

(مشکوٰۃ کتاب الاداب باب المفاخرۃ والعصبۃ صفحہ ۳۵۶)

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی جاہلیت کی طرز پر نسبت کرے (یعنی جھوٹے طور پر دُوسری قوم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے) تو کٹواؤ اُس کو اُس کے باپ کا ستر اور کِنایہ نہ کرو۔

حضرت مُلاّ علی قاری اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اَلۡعَضُّ اَخۡذُ الشَّیۡءِ بِالۡاَسۡنَانِ بِهَنِ اَبِيۡهِ بِفَتۡحِ الۡهَاءِ وَتَخۡفِيۡفِ النُّوۡنِ كِنَايَةٌ عَنِ الۡفَرۡجِ اَیۡ قُوۡلُوۡا لَهٗ اُعۡضُضۡ بِذَكَرِ اَبِيۡكَ وَاَيۡرِهٖ اَوۡفَرۡجِهٖ وَلَا تَكۡنُوۡا بِذِكۡرِ الۡهَنِ مِنَ الۡاَيۡرِ بَلۡ صَرِّحُوۡا لَهٗ۔

(مرقاۃ برحاشیہ مشکوۃ ۲۵۶ مطبع انصاری)

یعنی عضّ کے معنی ہیں کسی چیز کو دانتوں سے پکڑنا، بِهَنِ اَبِيۡهِ ھَاء کی زبر اور نون کی زیر سے ہے۔ مُراد شرمگاہ ہے یعنی اُس کو کہو کہ اپنے باپ کی شرمگاہ کاٹ اور شرمگاہ ہی کہو۔ اِس بیان میں کنایہ سے کام نہ لو بلکہ صراحت سے کہو۔

❁۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بخاری میں درج ہے کہ صُلح حدیبیہ کے وقت کفارِ مکہ کا سفیر عروہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے تخت گفتگو کر رہا تھا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا۔

فَقَالَ لَهٗ اَبُوۡ بَكۡرِ الصِّدِّيۡقُ اُمۡصُصۡ بِبَظۡرِ اللَّاتِ۔''

(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد جلد ۳ مصری وزاد المعاد جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۷۵)

اس کا ترجمہ بخاری مترجم اُردو شائع کردہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز لاہور سے نقل کیا جاتا ہے:۔

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عروہ سے کہا کہ لات کی شرمگاہ چُوس۔''

❁۔ایسے ہی بہت سے الفاظ انجیل میں بھی ملتے ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مخالفین کیلئے استعمال فرمائے ہیں۔لکھا ہے:۔

''اے سانپو! اے سانپوں کے بچو! ''

(متی باب ۲۳ آیت ۲۳)

کبھی انہیں کہا ''اندھے''

(متی باب ۱۵ آیت ۱۴)

''اے ریاکارو'' (متی باب ۲۳ آیت ۱۳)

''سؤر اور کُتّے'' (متی باب ۲۱ آیت ۳۱)

''کنجریاں تم سے پہلے خدا کی بادشاہت میں جائیں گی۔'' (متی باب ۲۱ آیت ۳۱)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض بدزبان مولویوں کے خلاف جو سخت الفاظ استعمال کیے ہیں وہ بھی مدافعانہ طور پر بدزبان دُشمنوں کے جواب میں ہیں اور قرآنی ہدایت جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا کے عین مطابق ہے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

❁❁❁

ہفت روزہ بدر

اب اپنی ویب سائٹ www.akhbarbadrqadian.in پر دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS & MEAT SHOP

Prop. Tariq

Ahmadiyya Mohalla Qadian

Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعۡ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

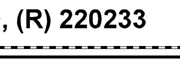

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محترم عبدالرحیم راٹھور صاحب مرحوم ومغفور اور کلام راٹھور

غلام نبی ناظرؔ۔ یاری پورہ کشمیر

مولوی عبدالرحیم راٹھور صاحب مرحوم ومغفور کا آبائی وطن سبزہ زاروں، چناروں، میوہ زاروں اور دھان اور سرسوں کے حسین وجمیل کھیتوں، کھلیانوں اور، اور بھی کئی قدرت کی فیاضیوں سے مالا مال کشمیر جنت نظیر کا ایک گاؤں بالسو (کشمیر میں بُولُس) ہے جس کے بارے میں ایک معروف روایت ہے کہ یہ حضرت عیسیٰؑ کے ایک معروف حواری پولُوسؔ کے نام پر آباد ہوا اس روایت کے کچھ اور بھی اثبات اس کے گرد ونواح میں موجود ہیں۔ دو تین کلومیٹر مغرب میں ایک اور گاؤں 'کاٹرس' ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ 'پطرس' حواری کے نام پر آباد ہوا ہے۔ اس گاؤں سے کچھ اور آگے جنوب کی طرف ایک چھوٹا سا مقام آباد ہے 'قدم رسولؑ' کے نام سے۔

یہاں ایک چھوٹا سا کمرہ نما مکان ہے جس کے اندر ایک بہت بڑا پتھر زمین کے اندر رکھا ہوا ہے جس پر ایک بہت بڑے پاؤں کا عکس کھدا ہوا ہے۔ عام روایت ہے کہ یہاں سے ایک رسول محترم گزرے ہیں اور یہ ان ہی کے پاؤں کا عکس ہے۔ دراصل اُس زمانے کے لوگ مقدس نشانیوں کو یادگار کے طور پر باقی رکھنے کیلئے پتھروں پر کُھدوایا کرتے تھے۔ اس قدم رسول سے ذرا جنوب کی طرف دو ایک کلومیٹر آگے ایک گاؤں اور ہے 'متی پورہ' کے نام سے جو متی حواری کے نام پر آباد ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا یہاں سے چند حواری لیکر گزرنا ثابت ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے حواریوں کے ساتھ گذرتے ہوئے آگے سرینگر تک پہنچ گئے ہیں جہاں ان کا مدفن 'قبر مسیح علیہ السلام' یا روضہ نبی کے نام سے موجود ہے اور محلہ خانیار میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ بہرحال یہ راٹھور صاحب کا آبائی گاؤں بالسو ہے۔ مولوی راٹھور صاحب پیدائشی احمدی تھے اور پھر انہوں نے مقامی طور پر ہی مڈل اسٹینڈرڈ تک تعلیم پائی تھی اور میٹرک کا امتحان قادیان میں پاس کیا۔ پھر بی اے (آنرس) عربی کی ڈگریاں پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی تھیں۔

پھر ان کی یہاں شادی ہوگئی اور اُن کی ایک صاحبزادی عزیزہ ساجدہ بیگم پیدا ہوئیں اور ساتھ ہی چونکہ خلافت ربوہ پاکستان منتقل ہوگئی لہٰذا اُن کو بھی مرکزِ خلافت کے ساتھ دائمی تعلق اور محبت نے نئے مرکزِ خلافت میں کھینچ لیا اور وہیں سکونت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور انہوں نے ۳۰ سال کا عرصہ وہاں پر ہی گزارا، ۱۹۸۱ء میں ان کے فرزند نسبتی عزیزم عبد الرحیم ساجد نے بہت سی قانونی پیچیدگیوں کو حل کرتے ہوئے اُن کو اپنے آبائی گاؤں لیکر آئے جہاں انہوں نے ایک اپنایت کا ماحول پایا اور اپنی صاحبزادی اور دیگر اپنے قبیلے کے لوگوں کے ساتھ شادمانی سے ملتے جلتے رہے ۱۹۹۱ء تک آپ یہاں ہی رہے اور اسی سال یعنی ۱۹۹۱ء میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے اور اپنی خواہش اور وصیت کے مطابق یاری پورہ کے احمدیہ قبرستان میں ہمیشہ کیلئے جگہ پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم راٹھور صاحب شروع سے ہی سادہ طبیعت اور ہنس مکھ اور زندہ دل تھے۔ انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق علم و ادب کے بحر ذُخار سے بہت سا حصہ اپنی خواہش کے مطابق حاصل کیا تھا۔ وہ آزاد طبیعت کے مالک تھے۔ وہ ہر سلیم الفطرت آدمی کے قریبی دوست ثابت ہونا چاہتے تھے۔ ان کی ظاہری ہیئت تو بہت دلکش تھی۔ آنکھیں سُرمئی اور جبین کُشادہ، چہرہ مُہرہ معتبر اور سکون آسا، ناک حسین اور دلکش اور سر پہ کالی ٹوپی جیسے اسی سر کیلئے بنائی گئی تھی، کان جیسے قدرت نے مناسب مقام پر مناسب شکل وصورت میں جوڑے ہیں۔ ہنس مُکھ چہرے کے ساتھ داڑھی اور ناک اور جبین بھی ہنسی کا ساتھ دیتے تھے۔ کوٹ اور قمیض سادگی اور شہزادگی کا مرقع تھے۔ میں نے بذات خود ان کی اُستادی سے استفادہ کیا ہے اور مجھے اُن کی اُستادی کا فخر حاصل ہے۔

کلامِ راٹھور

یہ کتاب اُن کے کلام کا پہلا حصہ ہے۔ اُن کی شاعری واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی حسین ترین اور وسیع کنواس پر پھیلی ہوئی اس کی حقیقی تفسیر ہے۔

کچھ شعر و شاعر سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے
(مسیح موعودؑ)

اُن کی شاعری بنیادی طور پر اوپر دیئے گئے حضرت مسیح موعودؑ کے شعر کی روشنی میں ایک مخصوص مقصد اور مضمون کا نمونہ ہے۔ مگر ان کے باوجود اس میں شعری حُسن اور خوبی ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے اہم صورتِ حال پیدا کرتے ہوئے دلچسپ شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ ظاہری طور پر ایک خاص ہدایتی رہنمائی کے اندر اندر وہ اپنا کلام ایک مدبرؔ، مہذّب اور علمی طور پر اہم مقام پانے والے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہوتے تھے اور ہر نظم میں اپنے مخصوص آہنگ کے ساتھ ساتھ شعری اوصاف اور خوبیوں اور لوازمات اور شعری زبان و بیان سے آراستہ کرتے رہے ہیں آپ کو یہ سن کر حیرانی ہوگی کہ راٹھور صاحب نے اپنی عمر کے ۷۰ سال پڑھائی اور پھر تبلیغ دین اور شاعری پر صرف کی ہے۔ اُن کا یہ حصہ (کتاب) لگ بھگ سو کے قریب نظموں پر مشتمل ہے جن میں کچھ غزلوں کے قالب میں ہیں اور کچھ تو نظموں کی مختلف صنفوں میں پیش کی گئی ہیں۔ انہوں نے اپنے مقصد خصوصی کو موافق زبان، الفاظ، محاورات اور ترکیبات کے علاوہ رواں بحروں اور اوزان میں پیش کر کے شعری حسن کے ساتھ ساتھ تشبیہات، محاورات اور دیگر زبان کے اور شاعری کے حسن اور اوصاف سے آراستہ کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُردو زبان اُن کی بالکل مادری زبان جیسی تھی۔ اور وہ اس پر بھرپور دسترس اور عبور رکھتے تھے۔ سب سے پہلی نظم 'خدا موجود ہے' میں اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا مفصل اور مدلّل ذکر فرمایا گیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ سب نظمیں قرآن شریف کے حقیقی بیان سے مزین ہیں اور بہت ہی اعلیٰ ترتیب وتدوین کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عقائد واحکامات موافق شعری گلدستوں میں سجاتے ہوئے پیش کئے ہیں اور اُن کی اپنی خصوصی مہارت اور آگاہی کے ساتھ لوازمات اور دوسرے سارے پہلو حتیٰ الامکان منظوم کرنے کی خوبیاں واضح رنگ میں سامنے آجاتی ہیں۔

اپنے پیاروں کو بتا دیجے خدا موجود ہے
دستِ قدرت کا نشاں ہر چیز میں مشہود ہے
ابر رحمت سے وہ برساتا ہے خود آبِ حیات
بے حساب و بے کنارہ اُس کا بحرِ جود ہے
یہ گل جو گلشنوں میں جھومتے اور لہلہاتے ہیں
لباسِ رنگ برنگ پہنے کھڑے جو مسکراتے ہیں

آپ نے عموماً قرآن شریف کی آیات سے عنوانات لیکر قائم کیے ہیں اور نظموں کو عموماً ان ہی عنوانات کی روشنی میں پروان چڑھانے کی کوشش کی ہے اور بہت حد تک کامیابی پائی ہے۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو بالکل واضح اور مفصل طریقے سے تمام پہلو زیر نظر رکھتے ہوئے مختلف رنگوں اور اقسام کے پھولوں کے گلدستے کی طرح پرکشش بنا کر پیش کیا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے عظام کی مدح میں لکھی گئی نظمیں ہیں جو قاری کو آنحضورؐ کی محبت اور غلام محمد مصطفیٰ کی محبت کا جام پلاتی ہیں۔

محترم عبدالرحیم ساجدؔ صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کا اکثر کلام روزنامہ الفضل ربوہ، ہفت روزہ بدر قادیان، ماہنامہ انصاراللہ پاکستان میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ کے کلام کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت پسند فرمایا، کتاب ہذا کے شروع میں حضور کے چند خوشنودی کے خطوط بھی شائع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا حصہ دوم جلد ہی منظر عام پر آنے والا ہے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

تصور پیدا کرو۔ تمہیں کراہت آنی چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ برائی پر ندامت اور شرم کا اظہار کرو۔ اپنے دل میں اتنی مرتبہ اُسے برا کہو کہ شرمندگی پیدا ہو جائے اور تیسری بات یہ، دوسری بات ندامت اور شرم کا اظہار ہے اور تیسری بات یہ کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ کرو کہ یہ برائی میں نے دوبارہ نہیں کرنی۔ صبر میں یہی حالت پیدا کی جاتی ہے، تبھی صبر صحیح صبر کہلاتا ہے۔ پس اگر ہم نے اپنی یہ عادت کر لی اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کے معیار حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تائیدی نشان ظاہر ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ نشانات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ہم بھی دیکھیں گے، یہ تو نہیں ہوسکتا کہ نہ ہم برائیوں سے بچنے کی کوشش کر رہے ہوں، نہ ہم نیکیوں پر قدم مار رہے ہوں، نہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کی روح کو سمجھ رہے ہوں، نہ ہم اپنے ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر رہے ہوں، نہ ہم مخلوق کے حق ادا کر رہے ہوں، نہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دے رہے ہوں جس کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں، نہ ہم نمازوں کا حق ادا کر رہے ہوں اور پھر ہم یہ توقع رکھیں کہ دنیا کو ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ان مقاصد کو اور اغراض کو پورا کرنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کی ہیں۔ دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور ضرور آئے گی، لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہوسکیں گے۔

سیدنا حضور انور نے احباب جماعت کو ہر وقت باجماعت نمازیں مساجد میں ادا کرنے کے حوالہ سے تاکیدی نصیحت فرمائی۔ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو مسجدوں کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنا ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوۃ کے حق ادا ہوں گے، جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو ان اللہ مع الصابرین۔ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ ساکن امریکہ کی بعمر ۸۲ سال انتقال کی خبر دی اور آپ کے اوصاف بیان فرمائے۔

❁❁❁

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015 Vol. 62 Thursday 5 Dec 2013 Issue No.49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اُس کے دین نے غالب آنا ہے، لیکن تمہیں اس غلبہ کا حصہ بننے کیلئے صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ نومبر ۲۰۱۳ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتب میں، تحریرات میں، ارشادات میں ہمیں اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں بتایا۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ان مقاصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں تا کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والوں میں شمار ہوسکیں۔ ان مقاصد میں سے اس وقت میں بعض آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں پھر ایمان کو زندہ کرنے کے لئے مامور کیا ہے اور اس لئے بھیجا ہے کہ تا کہ لوگ قوتِ یقین میں ترقی پیدا کریں۔ اس بات پر یقین ہو کہ خدا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے اور نیکیوں کا اجر دیتا ہے اور برائیوں کی سزا بھی دیتا ہے۔ آپ مزید اس کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ جب تک ایمان کامل نہ ہو، نیک اعمال انسان مکمل طور پر بجا لانہیں سکتا۔ فرمایا کہ جو جو کمزور پہلو ہوگا، اُسی قدر نیک اعمال میں کمی ہوگی۔

پس اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین پیدا کرنے انبیاء آتے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد کا ایک بہت بڑا مقصد ہے تا کہ کمزوریاں دور ہوں اور ایمان کامل ہو۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ یہ خلاصہ ہے آپ کے بعض ارشادات کا میں نے اُس کا خلاصہ بیان کیا ہے یہ کمزوریاں کس طرح دور ہوں گی اور ایمان کس طرح کامل ہوگا، اس بارے میں آپ نے بڑا کھل کر فرمایا ہے، واضح فرمایا ہے کہ صرف میری بیعت میں آنے سے نہیں ہوگا بلکہ اس کے لئے مجاہدہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہی اصول خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

یعنی اور وہ لوگ جو ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اُن کے لئے اپنے راستے کھول دیتے ہیں۔ پس یہ اصول ہے ایمان میں کامل ہونے کا کہ صرف بیعت کرنے سے اصلاح نہیں ہوگی۔ اگر اس کے ساتھ اپنی حالت بدلنے کے لئے مزید کوشش نہیں ہوگی، اگر خالص اللہ تعالیٰ کے ہو کر کوشش نہیں ہوگی، اپنے دلوں کو بدلنے اور پھر عمل کرنے اور جہاد کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔

پھر ایک جگہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دینی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہیں۔

یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآنِ کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ ہے۔

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا۔

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاقی قوتوں کی تربیت کروں۔ ایک موقع پر آپ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے دعوے اور رسالت کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یعنی کیا مقاصد آپ کو حاصل ہوں گے اس سے؟ کیوں آئے ہیں آپ؟ آپ نے فرمایا سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان ہے، پھر مستحکم کرے گا اور گم شدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی اور فرمایا یہ میرے ذریعہ سے ہوگا۔

یہ بہت بڑا مقصد اور بہت بڑا دعویٰ ہے جو آپ نے بیان فرمایا۔ آج کی مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب دنیا، لوگ جو ہیں، دنیا جو ہے مادیت میں ڈوب کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکی ہے اور جو بظاہر مذہب یا خدا کے وجود کو کچھ سمجھتے ہیں، کچھ تسلیم کرتے ہیں تو وہ بھی ظاہری رنگ میں، نہ اُنہیں خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کچھ یقین ہے، نہ اس کا ادراک ہے، نہ فہم ہے، نہ مذہب کا کچھ ادراک ہے۔ اُن کے لئے اصل چیز دنیا اور اس کی جاہ و حشمت ہے۔ صرف نام کے طور پر کسی مذہب کو ماننے والے ہیں۔ ایسے حالات میں یقینا یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر یقین ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے پر کس قدر اعتماد ہے، اس کا اظہار جو الفاظ میں نے پڑھے ہیں ان کی شوکت سے ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب الفاظ، یہ آپ کا دعویٰ، یہ بعثت کی غرض اور مقاصد ہمیں بھی کچھ توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے جس کو پڑھ اور سن کر ہم جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ یا ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا۔ یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لینا ہوگا، سوچنا ہوگا، منصوبہ بندی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہوگی تا کہ کامیابیوں سے ہم ہمکنار ہوں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر ہم آپ کو مان کر پھر آرام سے بیٹھ جائیں اور کوئی فکر نہ کریں تو یہ عہدِ بیعت کا حق ادا کرنے والی بات نہیں ہوگی، یہ دعویٰ قبول کر کے بیٹھ جانا اور سو جانا ہمیں مجرم بناتا ہے سیدنا حضور انور نے موجودہ دنیا کی مادہ پرستی اور خصوصاً روس اور اس کی آزاد مملکتیں نیز جاپان میں الحاد اور دنیاداری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پس یہ باتیں سب باتیں جو ہیں یہ فکر پیدا کرتی ہیں اور فکر پیدا کرنے والی ہونی چاہئیں کہ ایسے حالات میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کو کیسے آگے بڑھائیں گے؟ لیکن خدا تعالیٰ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے بھیجا ہے، خدا تعالیٰ جس نے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا، اُس نے ہمیں فرمایا کہ مجھ میں ہو کر میرے راستوں کو تلاش کرو۔ اور خدا تعالیٰ میں ہو کر اُس کے راستے کی تلاش کس طرح کرنی ہے؟ فرمایا یا یھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصابرین۔

کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگو، اللہ یقینا صابروں کے ساتھ ہو گا۔ پس یہ اللہ ہے جس سے مدد مانگی جائے تو بڑی سے بڑی روک بھی ہوا میں اُڑ جاتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اُس کے دین نے غالب آنا ہے لیکن تمہیں اس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے صبر اور صلوۃ کی ضرورت ہے۔ لیکن کیسے صبر اور کیسی صلوۃ کی ضرورت ہے؟ اُس کے لئے پہلے اصول بیان ہو چکا ہے کہ اللہ میں ہو کر مجاہدہ کرو۔ صبر کے مختلف معنی ہیں، لغات میں درج۔ مثلاً صبر یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور کوشش سے برائیوں سے بچنا۔ ایک مؤمن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس دنیاوی دور میں جب ہر طرف سے شیطانی حملے ہو رہے ہوں، اور برائیاں ہر کونے پر منہ کھولے کھڑی ہیں۔ ان برائیوں سے بچنے کے لئے جہاد کرے۔ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر صبر کا مطلب ہے کہ نیکی پر ثابت قدم رہے۔ یہ نہیں کہ وقتی نیکی ہو اور جب کہیں دنیا کا لالچ اور بدی کی ترغیب نظر آئے تو نیکی کو بھول جاؤ، اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف ہمیشہ توجہ رہے۔ صبر کے اعلیٰ نتائج اُس وقت ظاہر ہوں گے جب نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی۔ پھر اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو، استغفار کرو، صلوٰۃ میں یہ سب معنی آ جاتے ہیں پس یہ وسعت صبر اور صلوۃ میں پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت بھی حاصل ہوگی اور تمام کام آسان ہوں گے اور ہوتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اور فضل اور رحم کے دروازے کھلیں گے۔

پس یہ ہے ایک مؤمن کا کام، کہ اپنی کوششوں، اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ۔ جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر گزرو، پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن اگر صبر کا حق ادا نہیں کرو گے، اگر صلوٰۃ کا حق ادا نہیں کر رہے، پھر یقینا اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصہ دار نہیں بن سکتے، جیسا کہ میں نے بتایا کہ صبر کا ایک مطلب برائیوں سے بچنا بھی ہے، اس کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ

سچی توبہ اُس وقت ہوتی ہے جب ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ پہلی بات یہ کہ اُن تمام خیالات اور تصورات کو دل سے نکال دو جو دل کے فساد کا ذریعہ بن رہے ہیں، جو غلط کاموں کی طرف ابھارتے اور اُکساتے ہیں۔ یعنی جو بھی برائی دل میں ہے یا جس برائی کا خیال آتا ہے، اُس سے کراہت کا

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان